www.KitaboSunnat.com

يَا اَيُّهَا النَّاس

اے لوگو

قرآن مجید کی اُن آیات کا ترجمہ اور تشریح
جن میں یَا اَیُّھَا النَّاس کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

ترتیب

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ

ابن مسعودؓ اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1350
J3-504 جوہر ٹاؤن لاہور

اے لوگو

قرآن مجید کی اُن آیات کا ترجمہ اور تشریح جن میں
یَآ اَیُّھَا النَّاسُ کہہ کر خطاب کیا گیا ہے

ترتیب
پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قرآنیات، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... اے لوگو (یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ)

مرتب .... پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

ناشر .... مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 5811297، موبائل: 0333-4399812

اہتمام .... حافظ تقی الدین

اشاعت اوّل 2005ء

کمپوزنگ .... مکتبۃ الکتاب کمپوزنگ سینٹر 7237886

صفحات 128

قیمت 65/ روپے

ملنے کے پتے

1۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

2۔ مکتبہ سید احمد شہید، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

3۔ مکتبہ مجددیہ، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

1۔ صرف اللہ کی عبادت کرنا 7

2۔ حلال اور پاکیزہ روزی کھانا 10

3۔ تقویٰ اختیار کرنا 15

4۔ ایمان لانا اور کفر نہ کرنا 21

5۔ قرآن اور ایمان 25

6۔ حضورؐ ساری دنیا کے لیے رسولؐ ہیں 52

7۔ دنیا کی حقیقت 55

8۔ قرآن کی خصوصیات 60

9۔ توحید اور شرک 64

10۔ ہدایت اور گمراہی 67

11۔ قیامت کا دن 70

12۔ قیامت پر دو عقلی دلیلیں 93

13۔ نبیؐ کی اطاعت میں نجات ہے 97

14۔ شرک کی حقیقت 100

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ تقویٰ، قیامت اور دنیا 103
16۔ توحید اور شکر 106
17۔ قیامت، دنیا اور شیطان 109
18۔ اللہ بے نیاز ہے، بندہ محتاج ہے 112
19۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے 115
20۔ توحید اور انسان 120
21۔ آخرت میں جزا و سزا 124

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس پر ایمان لانا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا نجات کے لیے شرط ہے۔

قرآن دنیا کے تمام انسانوں کو خطاب کرتا ہے۔ وہ عالمگیر کتاب (Universal Book) ہے۔ساری انسانیت (Humanity) کے لیے اللہ سبحانہٗ کا پیغام ہے۔قرآن کے بارے میں ارشاد ہوا کہ:

﴿ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ [التکویر: 27]

دراصل قرآن کتاب ہدایت اور مکمل ضابطۂ حیات (Complete Code of Life) ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کے لیے نازل نہیں ہوا، نہ ایشیائی قوموں کے لیے بلکہ یہ مشرق ومغرب کی تمام اقوام کی ہدایت کے لیے اُتارا گیا ہے۔ اگر آج اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن وامان قائم ہو سکتا ہے اور تمام انسانی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

آج مسلمانوں میں بھی قرآنی تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ کر دنیا میں کمزور اور ذلیل ہو چکے ہیں، صرف قرآن کے ذریعے ہی آج اُن کے درمیان اتحاد پیدا ہو سکتا ہے اور وہ دنیا اور آخرت میں فلاح وکامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سے پہلے ''اے ایمان والو'' کے نام سے میری ایک شائع شدہ کتاب موجود ہے جس میں اُن تمام آیتوں کا ترجمہ اور تشریح ہے جو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو) کے خطاب سے شروع ہوتی ہے۔اس کتاب کو پسند کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب زیرِ نظر کتاب گویا اُسی کتاب کا تکمیلی حصہ ہے۔ اس میں اُن تمام قرآنی آیات کا ترجمہ وتشریح شامل ہے جو یَا اَیُّھَا النَّاسُ (اے لوگو) کے خطاب سے شروع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے لیے مفید بنائے اور میری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔

یکم اکتوبر 2004ء — والسلام

16شعبان 1425ھ — محمد رفیق چودھری

لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔صرف اللہ کی عبادت کرنا

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [البقرہ:21تا22]

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اُن لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں، تاکہ تم عذاب سے بچ جاؤ۔ اُسی نے تمہارے لیے زمین کا فرش بنایا اور آسمان کی چھت بنائی۔ وہی آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس کے ذریعے تمہارے کھانے کے واسطے پھل اور اناج پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا تم جانتے بوجھتے کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔''

تفسیر:

قرآن مجید کے کل 21 مقامات میں یہ سب سے پہلا مقام ہے جہاں تمام انسانوں کو خطاب کیا گیا ہے۔

اس آیت میں پوری انسانیت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اپنے رب کی عبادت کریں کسی اور کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

نظائر وشواہد:

ان آیات کے مضامین کو قرآن مجید میں چند اور مقامات پر بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

1۔ اللہ کی عبادت:......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں اللہ کی عبادت پر بہت زور دیا گیا ہے:

(i) ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ [الذاريات: 56]

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔"

(ii) ﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

[الانعام: 163، 164]

"اے نبیؐ آپؐ کہیں، بے شک میری نماز، میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرماں بردار ہوں۔"

(iii) ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ○ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ○ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ○ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ○ ﴾ [الکافرون: 1 تا 6]

"اے نبیؐ! آپؐ کہہ دیں کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور میں اس کی عبادت کرنے والا نہیں ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ لہٰذا تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔"

(iv) ﴿ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ○ ﴾

[مریم: 93]

"آسمانوں اور زمین میں کوئی ایسا نہیں جو خدائے رحمان کے آگے غلام بن کر کھڑا نہ ہو۔"

(v) ﴿ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ﴾ [النساء: 36]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اورتم اللہ ہی کی عبادت کرواور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔''

(vi) ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج ﴾

[النحل:36]

''اور ہم نے ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی رسول اس دعوت کے ساتھ بھیجا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

(vii) ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ﴾ [بنی اسرائیل:23]

''اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔''

مذکورہ دونوں آیات میں درج ذیل اُمور بیان ہوئے ہیں:

1۔ ان میں یَآ اَیُّھَا النَّاسُ (اے لوگو) کہہ کر پوری انسانیت کو خطاب کیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کی دعوت ساری دنیا کے لیے ہے اور اسلام عالم گیر دین ہے۔

2۔ سب لوگوں کو اس اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اُن سب کا رب اور خالق ہے اور عبادت سے مراد ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔

3۔ عبادت کے نتیجے میں دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انسانوں کے علاوہ آسمان و زمین بلکہ پوری کائنات پیدا فرمائی ہے۔

5۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی آسمان سے بارش برساتا ہے جس کے ذریعے زمین میں پیداوار اُگتی ہے جو لوگوں کے لیے روزی کا سامان ہے۔

6۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنایا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔حلال اور پاکیزہ روزی کھانا

﴿ یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ز وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ o اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ o ﴾ [البقرہ:168 تا 169]

''اے لوگو! زمین کی چیزوں میں سے جو حلال اور پاکیزہ ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس کا تو کام یہی ہے کہ تمہیں برائی اور بے حیائی کے کاموں پر اُکسائے اور اللہ کے بارے میں تمہاری طرف سے ایسی باتیں منسوب کرائے جن کے بارے میں تمہیں خود علم نہ ہو۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام لوگوں سے خطاب ہے۔

حلال روزی:......

﴿ وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ص وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ o ﴾ [المائدہ:88]

''اور جو حلال اور پاکیزہ روزی تمہیں اللہ نے دی ہے وہ کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تمہارا ایمان ہے۔''

﴿ فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o ﴾

[الانفال:69]

'پھر تم کھاؤ جو مال تم نے غنیمت میں لیا ہے وہ تمہارے لیے حلال اور پاکیزہ ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

(iii) ﴿ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ﴾ [النحل:114]

"تو کھاؤ اُن میں سے جو حلال اور پاکیزہ چیزیں تمہیں اللہ نے دی ہیں اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو کیونکہ عبادت کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔"

(iv) ﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [الاعراف:32]

"اے نبیؐ! آپؐ کہہ دیں کہ اللہ نے جو زینت کا سامان اور کھانے پینے کی پاک چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اُنہیں کس نے حرام کیا ہے؟ یہ نعمتیں ایمان والوں کے لیے دُنیا میں بھی ہیں اور آخرت میں تو خاص اُنہی کے لیے ہوں گی۔ اسی طرح ہم آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو جاننا چاہتے ہیں۔"

(v) ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ﴾ [الاعراف:157]

"وہ (نبی) اُن کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ٹھہراتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔"

اسلام میں حلال و حرام کے بارے میں درج ذیل بنیادی اُصول ہیں:

1۔ ہر شے حلال ہے جب تک اس کے حرام ہونے کی شرعی دلیل موجود نہ ہو۔

((اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَآءِ الْاِبَاحَةُ))

یہ قاعدہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے نکالا گیا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ [البقرہ:29]

"وہی ہے جس نے تمہارے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہرانا صرف اللہ کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ ﴾

[الشوریٰ:21]

"کیا ان مشرکوں نے کچھ ایسے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے اُن کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ [التوبہ:31]

"انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور مشائخ کو بھی رب بنالیا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ ﴾ [یونس:59]

"کہہ دیجیے! یہ بتاؤ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے تم نے کیوں اس میں سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال قرار دیا۔ کہہ دیجیے کیا اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر جھوٹ لگا رہے ہو۔"

3۔ بندوں کا کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہرانا شرک اور کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾

[المائدہ:103]

"اللہ نے (بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں) بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقرر نہیں کیا۔ مگر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

4۔ اسلامی شریعت میں صرف اُسی چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے جس میں بندوں کے لیے کوئی نقصان، مضرت یا خرابی کا پہلو موجود ہے یا وہ چیز ویسے ہی گندی اور ناپاک ہے۔

سورۃ المائدہ میں ارشاد ہوا کہ:

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ﴾

[المائدہ: 4]

''وہ پوچھتے ہیں کیا چیز اُن کے لیے حلال کی گئی ہے؟ کہہ دیجئے! تمہارے لیے تمام پاکیزہ اور ستھری چیزیں حلال ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ﴾ [الاعراف: 157]

''وہ اُن کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ٹھہراتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے''

5۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حرام چیزوں سے بچانے کے لیے حلال چیزیں مہیا فرمائی ہیں۔

6۔ جو شے کسی حرام چیز کا ذریعہ بنے وہ بھی حرام ہے۔ جیسے کسی اجنبی مرد کا کسی غیر محرم عورت سے تنہائی میں ملنا بھی حرام ہے کیونکہ یہ حرام کام کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

7۔ حرام کو حلال کرنے کے لیے حیلہ کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ یہودیوں نے ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار نہ کرنے کے بارے میں حیلہ کیا تھا۔ جس کا ذکر سورۃ الاعراف آیت 163 تا 165 میں آیا ہے۔

جامع ترمذی کی حدیث میں ہے کہ:

((لَا تَرْتَكِبُوْا كَمَا ارْتَكَبَتِ الْيَهُوْدُ لِتَسْتَحِلُّوْا مَحَارِمَ اللّٰهِ بِاَدْنَى الْحِيَلِ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم یہودیوں جیسی حرکت نہ کرنا کہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حیلوں بہانوں سے حلال کرلو۔''

8۔ نیک نیتی سے بھی حرام حلال نہیں ہو جاتا۔

ایک آدمی کی نیت نیک ہے لیکن اگر وہ حرام چیز کھائے گا تو بھی گناہ گار ہوگا۔

9۔ جس چیز میں حرام ہونے کا شبہ ہو اس سے بچنا تقویٰ ہے۔

10۔ ہر حرام چیز مکمل طور پر حرام ہوتی ہے۔ جس شے کی زیادہ مقدار حرام ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

((مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ)) [صحیح مسلم]

''جس شے کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

11۔ مجبوری اور اضطرار کی حالت میں حرام بھی بقدر ضرورت حلال ہو جاتا ہے۔

﴿ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ ط ﴾ [البقرہ:173]

''پھر اگر کوئی مجبور ہو کر حرام چیز کھالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ حکم توڑنے والا اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو۔''

2۔شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے:

قرآن مجید میں یہ حقیقت بار بار بیان ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے جو اُسے بُرے کاموں کی طرف بلاتا ہے اور نیکی کے کاموں سے روکتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک مقام پر فرمایا:

﴿ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ ﴾ [یوسف:5]

''بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔تقویٰ اختیار کرنا

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ ﴾ [النساء:1]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بہت بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی۔ اور تم اللہ ہی سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

تفسیر:

اس آیت میں بھی تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا اور سب سے پہلے ان کو تقویٰ کی تاکید کی گئی۔

اسلام میں تقویٰ اور پرہیز گاری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور دین کے ہر کام کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ تقویٰ کے لفظی معنی بچنے کے ہیں۔ اصطلاح میں تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر جانتے ہوئے نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے نفرت ہوتی ہے۔

تقویٰ کا مرکز دل ہے۔ حج کے بارے میں ارشاد ہوا کہ:

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ ﴾ [الحج:32]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اور جو شخص اللہ کے شعائر کا احترام کرے گا تو یہ دل کے تقوے کی بات ہے۔“

دوسری جگہ فرمایا گیا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾ [الحجرات:3]

”بے شک جو لوگ اللہ کے رسولؐ کے آگے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوے کے لیے چن لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“

اس سلسلے میں ایک اور آیت ملاحظہ ہو:

﴿ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ ﴾ [الشمس:8]

”پھر اسے نیکی اور بدی کی تمیز الہام کی۔“

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے صحابہ کرام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

((اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا))

”تقویٰ یہاں ہے۔“

اور یہ کہہ کر آپؐ نے دل کی طرف اشارہ فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقوے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: ”کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے جہاں جھاڑیاں اور کانٹے وغیرہ ہوں؟“

”جی ہاں۔ کئی بار گزرا ہوں۔“

”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوتی تھی؟“

”میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر اور بچ بچا کر چلتا تھا۔“

”بس تقویٰ یہی ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطلب یہ تھا کہ انسان زندگی کی راہ پر چلتے ہوئے برائی اور گناہ سے بچتے ہوئے گزر جائے۔

اسلام میں تمام انسان، انسان ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ ان میں فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔ حسب ونسب، خاندان، نسل، رنگ، وطن، دولت اور زبان کے امتیازات کو ختم کر کے صرف تقویٰ کو معیارِ فضیلت قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾

[الحجرات:13]

”اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

اسلام کے ہر حکم کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ روزے کے بارے میں فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ [البقرة:183]

”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔“

اسی طرح سورۃ البقرہ آیت 21 میں بھی جس کی تشریح اس کتاب کے شروع میں کی گئی ہے، ہر عبادت کا مقصد تقویٰ بیان کیا گیا ہے۔

متقی لوگ کون ہیں اور ان کی کیا پہچان ہے۔ قرآن نے اسے بھی واضح کر دیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ ﴾ [البقرة:177]

”نیکی یہ نہیں کہ تم نے عبادت کے وقت اپنا منہ مشرق کی طرف کرلیا یا مغرب کی طرف۔ نیکی یہ ہے کہ لوگ ایمان لائیں اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر اور اس کے نبیوں پر، جو اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کریں رشتہ داروں پر، یتیموں پر، محتاجوں پر، مسافروں پر، مانگنے والوں پر اور غلاموں کو آزاد کرنے پر۔ جو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب کوئی عہد کریں تو اسے پورا کریں۔ کوئی مالی پریشانی ہو یا جسمانی تکلیف ہو تو صبر کریں اور جہاد میں ثابت قدم رہیں۔ ایسے لوگ ہی سچے اور پرہیزگار ہیں۔“

اللہ تعالیٰ متقی اور پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ٥ ﴾ [التوبۃ:4]

”بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔“

﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ٥ ﴾ [آل عمران:76]

”تو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔“

آخرت کی کامیابی اور جنت کی نعمتیں تقوے والوں کے لیے ہیں:

﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ٥ ﴾ [النبا:31]

”بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ [الاعراف:128]

''اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ ﴾ [الدخان:51]

''بے شک پرہیزگار لوگ ایک امن والے مقام پر ہوں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۝ ﴾ [الطور:17]

''بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ ﴾ [الذاریات:15]

''بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۝ ﴾ [القمر:54]

''بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔''

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ ﴾ [المرسلات:41]

''بے شک پرہیزگار لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔''

اس آیت کے مزید نظائر یہ ہیں:

(i) ﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ...... ۝ ﴾ [الاعراف:189]

''وہی اللہ ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں۔''......

(ii) ﴿ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ...... ﴾ [الزمر:6]

''اسی (اللہ) نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔''......

(iii) ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ [الروم:21]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کیے، تاکہ ان سے سکون حاصل کرو۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور اُلفت رکھ دی۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں۔“

اس آیت میں دوسرا مضمون صلۂ رحمی یا رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا ہے۔ اس حوالے سے درج ذیل دو آیات ملاحظہ ہوں:

(i) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى ..... ﴾ [النحل:90]

”بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا، لوگوں سے بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کی مدد کرنے کا۔“......

(ii) ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ط ..... ﴾ [بنی اسرائیل:26]

”اور رشتہ داروں کو اس کا حق دو۔“......

اسلام میں ماں باپ، اولاد، میاں بیوی اور درجہ بدرجہ دوسرے رشتہ داروں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔ اور ان سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ یہی صلۂ رحمی ہے۔

صلہ رحمی کے بارے میں کئی احادیث آئی ہیں۔ مثال کے طور پر:

1۔ ”جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“ [صحیح البخاری عن ابی ھریرۃؓ]

آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے، لہٰذا ہر حال میں اس کی اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو۔ یاد رہے سورۃ النساء کی مذکورہ پہلی آیت کا خطبہ نکاح میں پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ ایمان لانا اور کفر نہ کرنا

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ﴾ [النساء:170]

''اے لوگو! بے شک یہ رسولؐ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق بات لے کر آ گیا ہے۔ لہٰذا اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ لیکن اگر تم کفر اختیار کرو گے تو یاد رکھو، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اللہ کا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی تمام انسانوں سے خطاب ہے اور ان کو ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کو اچھے کاموں کے اچھے نتیجے سے اور برے کاموں کے برے انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔

ایمان لانے سے مراد پورا ایمان لانا ہے، اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے تمام نبیوں پر، اس کی کتابوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانا۔

آیت میں خاص طور پر اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ ان دونوں پر ایمان رکھنا نجات کے لیے ضروری شرط ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ حضورؐ پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! اس امت کا جو شخص خواہ وہ یہودی ہو، یا عیسائی ہوا گر میرے بارے میں سنے اور پھر مجھ پر اور میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ دوزخی ہوگا۔''
[صحیح بخاری، حدیث نمبر:386۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:10]

اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کی بعثت کے بعد آپؐ پر ایمان لائے بغیر اور آپؐ کی شریعت اور قرآن کی پیروی کیے بغیر کوئی بندہ آخرت میں نجات نہیں پا سکے گا اور دوزخ میں جائے گا، جنت میں نہیں جا سکتا، بشرطیکہ اسے حضورؐ کی دعوت پہنچی ہو۔

اس سلسلے میں مزید قرآنی آیات ذیل میں دی جاتی ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ پر ایمان لانا نجات پانے کے لیے ضروری شرط ہے۔

(i) ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ [التوبة:128]

''بے شک تمہارے پاس اللہ کے رسولؐ آ گئے ہیں جو تمہیں میں سے ہیں۔ تمہارا نقصان میں پڑنا ان پر بہت شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کے خواہش مند ہیں اور ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔''

(ii) ﴿ يَآأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط ﴾ [المائدة:15]

''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسولؐ آ گیا ہے جو کتابِ الٰہی کی بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جنہیں تم چھپاتے رہے ہو اور وہ تمہاری بہت سی حرکتوں سے درگزر بھی کرتا ہے۔''

(iii) ﴿ يَآأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ز فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ﴾ [المائدة:19]

"اے اہل کتاب! ہمارا یہ رسولؐ تمہارے پاس آیا ہے اور دین کی باتیں صاف صاف بتا رہا ہے۔ یہ رسولوں کے ایک طویل وقفے کے بعد مبعوث ہوا ہے، تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ دیکھو! یہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور یاد رکھو! اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

(iv) ﴿ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾
[البقرة:101]

"اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ رسولؐ آیا جو ان کی اپنی کتاب کو سچا کرنے والا تھا، تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتابِ الٰہی کو اس طرح پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں۔"

الغرض اللہ کے رسولؐ پر ایمان لانے میں سراسر بھلائی اور کامیابی ہے، کیونکہ وہ لوگوں کو قرآن سناتے ہیں، تزکیۂ نفس کے ذریعے ان کے دلوں کو گناہوں سے پاک کرتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ وہ ان کو ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں، جس کا نتیجہ فلاح و کامرانی اور جنت کا حصول ہے۔

پھر فرمایا اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے اور کفر اختیار کر لو گے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ تمہارے کفر سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بلکہ خود تمہیں اپنے کفر کا نقصان پہنچے گا۔ وہ قادر مطلق ہے اور تمہیں تمہارے کفر پر سزا دینے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔

آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اس سے تمہارا ایمان یا کفر چھپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سکتا۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ دلوں کے حال سے باخبر ہے۔ وہ انسانوں کی نیت سے آگاہ ہے۔ وہ اپنے علم و حکمت کی بنا پر تمہارے ایمان لانے پر تمہیں انعامات سے نوازے گا اور تمہارے کفر پر تمہیں سزا دے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ قرآن اور ایمان

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ ﴾ [النساء:174-175]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔ پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسی کا سہارا پکڑا تو وہ انہیں اپنے سایۂ رحمت میں لے لے گا، ان پر اپنا فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی سیدھی راہ دکھائے گا۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے، جس میں مسلمان، غیر مسلم، اہل کتاب اور عرب وعجم کے تمام لوگ شامل ہیں۔

اس مقام پر قرآنِ مجید کے بارے میں جو مضمون بیان ہوا ہے، اس کی وضاحت درج ذیل آیات سے بھی ہوتی ہے۔

(i) ﴿ فَـَٔامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَالنُّورِ الَّذِىٓ أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ﴾ [التغابن:8]

''تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ؐ پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔''

(ii) ﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَـٰبَ بِالْحَقِّ ط..... ﴾ [النّساء:105]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک ہم یہ کتاب حق کے ساتھ آپؐ پر نازل کی ہے۔''

(iii) ﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ [النحل:44]

''اور ہم نے آپؐ پر یہ قرآن نازل کیا، تاکہ آپؐ اُس چیز کو لوگوں پر واضح کر دیں، جو ان کی طرف اتاری گئی ہے اور تاکہ وہ غور کریں۔''

(iv) ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴾

[الزمر:41]

''بے شک ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے۔ لہٰذا جو شخص ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لیے کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا، تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور لوگوں کے اعمال کے ذمہ دار آپؐ نہیں ہیں۔''

سب سے پہلے ارشاد ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ''برہان'' آ گئی ہے۔ اس ''برہان'' سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین کی دو آراء ہیں:

1۔ ایک یہ کہ اس سے حضرت محمد ﷺ مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ایک روشن دلیل (برہان) بنا کر بھیجا ہے، جو لوگوں کو ایمان کی دعوت دیتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ دین اسلام کو عقلی دلائل سے واضح کرتے ہیں۔ خود اُمی ہیں اور لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے، لیکن دنیا کو اعلیٰ علوم و معارف سکھانے والے معلّم ہیں۔ جو ان کی تربیت کرتے ہیں، ان کا تزکیۂ نفس کرتے ہیں، ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اخلاق سکھاتے ہیں اور بہترین تہذیب و تمدن سے آگاہ کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرام کے بغیر ممکن نہ تھا، بلکہ آپ ؐ کی شخصیت بھی اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے۔

2۔ دوسرے یہ کہ اس ''برہان'' سے مراد قرآنِ مجید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ جس میں دل ودماغ کو مطمئن کرنے والا عقلی دلائل ہیں، جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت اور رہنما ہے۔

پھر فرمایا کہ ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔ اس نور سے مراد قرآنِ مجید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ نور صفت ہے قرآن کی۔ قرآن ان معنوں میں نور ہے کہ وہ جہالت اور کفر وشرک کی گمراہی کے اندھیروں کو دور کرتا اور علم وہدایت کی روشنی بکھیرتا ہے۔ قرآن کا ذاتی نام قرآن ہے۔ اس کے علاوہ اس کے بہت سے صفاتی نام ہیں، جن میں سے ایک نور بھی ہے۔ قرآن کے باقی صفاتی ناموں کی تفصیل یہ ہے:

1۔ احسن الحدیث:

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام ''احسن الحدیث'' ہے، جس کے معنی ہیں: ''بہترین کلام، عمدہ بات۔'' قرآنِ مجید سے بڑھ کر کوئی کلام بہترین اور عمدہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ اس خالق کائنات کا کلام ہے، جس کا کوئی شریک اور ثانی نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ﴾ [الزمر:23]

''اللہ نے یہ بہترین کلام اتارا ہے۔ اس کے مضامین ہم رنگ اور تضاد سے پاک ہیں۔ اور انہیں سمجھانے کے لیے بار بار دہرایا گیا ہے۔ اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔امر:

قرآنِ کا ایک صفاتی نام ''امر ہے، جس کے معنی ''حکم'' کے ہیں۔قرآن ان معنوں میں امر یعنی حکم ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام بیان ہوئے ہیں ،جن کی پابندی اس کے بندوں پر فرض ہے۔

چنانچہ فرمایا گیا کہ:

﴿ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ط ﴾ [الطلاق:5]

''یہ اللہ کا حکم ہے، جسے اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔''

3۔برہان:

قرآن کی ایک صفت ''برہان'' ہے۔جس کے معنی ہیں: ''مضبوط اور روشن دلیل۔'' قرآن کے ''برہان'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک مضبوط ، روشن اور سچی دلیل ہے جو دل و دماغ کو متاثر کرتی ہے۔ ہر سوال کا جواب دیتی ہے۔گویا وہ اپنی دلیل آپ ہے۔ ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ ﴾ [النّساء:174]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک برہان یعنی دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف قرآن بھیجا ہے، جو واضح روشنی ہے۔''

4۔بشریٰ:

یہ بھی قرآن کا ایک نام ہے، جس کے معنی ''خوش خبری'' کے ہیں۔قرآن کے ''بشریٰ'' یعنی خوشخبری ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایمان والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے۔ وہ ان کو ان کے اچھے اعمال کے بہتر بدلے اور ثواب کی خوشخبری دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ [النحل:89]

''اور ہم نے یہ کتاب آپؐ پر نازل کی ہے، جو ہر چیز کو کھول دینے والی ہے، جو ہدایت، رحمت اور بشارت ہے فرماں برداروں کے لیے۔''

5۔ بشیر:

بشیر بھی قرآن کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے، جس کے معنی ہیں: خوشخبری دینے والا، بشارت دینے والا۔ یہ لفظ رسول اللہ ﷺ کی صفت کے طور پر بھی آیا ہے۔

قرآن ان معنوں میں بشیر یعنی خوشخبری دینے والا ہے کہ وہ انسان کو اس کے نیک اعمال کے نتیجے میں آخرت کی زندگی کی نعمتوں، آسائشوں اور جنت کی بشارت دینے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۚ ﴾

[حٰمٓ السجدة:3-4]

''یہ کتاب ہے جس کی آیتوں کو الگ الگ واضح کیا گیا ہے۔ یہ عربی زبان کا قرآن ہے، ان لوگوں کے لیے جو اسے جاننا چاہتے ہیں۔ یہ خوشخبری بھی دیتا ہے اور خبردار بھی کرتا ہے۔''

6۔ بصائر:

قرآن کا ایک نام ''بصائر'' بھی ہے، جو بصیرت کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں: ''سوجھ بوجھ، علم کی روشنی اور کھلی حقیقت۔''

قرآنِ مجید ان معنوں میں بصائر ہے کہ وہ ایسی کھلی حقیقتوں کا بیان ہے، جن کا انکار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا جاسکتا۔ وہ علم کی ایسی روشنی ہے، جس میں کسی دھوکے، فریب نظر (illusion)، جہالت یا گمراہی کا کوئی امکان نہیں۔ وہ دل کی آنکھوں کے پردے ہٹا دینے والی کتاب ہے۔ جس سے حقائق کو بے پردہ دیکھا جاسکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ [الجاثیة:20]

''یہ لوگوں کے لیے بصیرت افروز باتیں ہیں اور یہ ہدایت اور رحمت ہے، ان لوگوں کے لیے جو یقین کریں۔''

7۔ بلاغ:

قران کا ایک صفاتی نام ''بلاغ'' بھی ہے، جس کے معنی پیغام اور اعلان کے ہیں۔ یا اس ذریعے کے ہیں جو منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ قرآن اس لحاظ سے بلاغ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے نام پیغام ہے اور یہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ [ابراھیم:52]

''یہ لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ ان کو اس کے ذریعے خبردار کیا جائے۔ اور تاکہ وہ جان لیں کہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔''

8۔ بیان:

قرآن کا ایک نام ''بیان'' بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''حقیقت کا اظہار کرنا، کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کا کھل کر سامنے آنا، واضح ہو جانا اور ایسی دلیل جس سے کوئی چیز ظاہر ہو جائے۔''

قرآنِ مجید اس اعتبار سے ''بیان'' ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے انسان، کائنات اور خدا کے بارے میں اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ وہ ہدایت کی راہ کو واضح کرتا ہے اور انسانی زندگی کی غلط راہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾

[آل عمران:138]

''یہ لوگوں کے لیے بیان ہے اور یہ ہدایت اور نصیحت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے۔''

9۔ بَيِّنَه:

قرآن کی ایک صفت ہے'' بَيِّنَةٌ ''۔ جس کے معنی ایسی واضح حقیقت اور روشن دلیل کے ہیں جو عقلی اعتبار سے اور محسوس طور پر بالکل واضح ہو۔

قرآن کے'' بَيِّنه '' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ایسی کھلی حقیقت اور روشن دلیل ہے جو عقل کو اپیل کرتی ہے اور جسے انسانی بصیرت محسوس کرتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ ج ﴾ [الانعام:158]

''اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آ چکی ہے۔''

10۔ تبیان:

قرآن کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام'' تبیان'' بھی ہے، جس کے معنی ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''واضح اور مفصّل طور پر بیان کرنا۔''

قرآن کے تبیان ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے ہر اس چیز کو واضح کر دیا ہے اور مفصل طور پر بیان کر دیا ہے جس کا تعلق عقیدے، عمل اور انسانی ہدایت سے ہے۔ گویا قرآنِ حکیم وہ کتاب ہے جس میں دین اسلام کی پوری وضاحت موجود ہے اور شہادتِ حق ادا کر دی گئی ہے۔

چنانچہ ایک جگہ فرمایا گیا:

﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ ﴾ [النحل:98]

''اور ہم نے یہ کتاب آپ پر نازل کی ہے جو ہر چیز کو کھول دینے والی ہے جو ہدایت، رحمت اور بشارت ہے فرماں برداروں کے لیے۔''

11۔تذکرہ:

قرآن کا ایک وصف ''تذکرہ'' ہے۔ تذکرہ کے معنی ہیں: ''یاد دلانا، یاد دہانی کرنا (To Remind)۔''

قرآن اس لحاظ سے ''تذکرہ'' ہے کہ وہ ہمیں ہماری اصل فطرتِ اسلامی یعنی توحید کے عقیدہ کی یاد دہانی کراتا ہے۔ وہ ہمارے ضمیر کو غفلت کی نیند سے جگاتا ہے۔ وہ ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے بے لاگ انصاف کی طرف مبذول کراتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ ﴾ [الحاقة:48]

''اور بے شک یہ ایک یاد دہانی ہے، اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے۔''

12۔تنزیل (Revealed):

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا ایک نام "تنزیل" ہے جس کے معنی ہیں: "نازل شدہ، اتارا ہوا۔" قرآنِ مجید کو اس لیے تنزیل کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ کسی مخلوق یا انسان کا قول نہیں ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے نہایت اہتمام کے ساتھ اتارا ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے کہ:

﴿ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴾ [الشعراء:192]

"اور بے شک یہ رب العالمین کا نازل کیا ہوا (قرآن) ہے۔"

13۔ حق:

قرآن کی ایک صفت "حق" ہے۔ حق کے معنی ہیں ایسی بات جو ثابت ہو، اٹل ہو، اَمِٹ ہو اور قائم و باقی رہنے والی ہو۔ قرآنِ حکیم ان معنوں میں حق ہے کہ اس کی ہر بات اٹل ہے، ثابت ہے اور حقیقت کے عین مطابق ہے۔ زمان و مکان کی تبدیلی سے اس کی بات بدل نہیں سکتی۔ یہ اپنے مقابلے میں آنے والی ہر چیز کے سامنے قائم و ثابت ہے اور کوئی چیز اس کے مقابلے میں آ کر ٹھہر نہیں سکتی۔ اس میں ثبات ہے، قیام ہے، مضبوطی ہے۔ اس میں کمزوری، فرار یا زوال نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ﴾

[الزخرف:29-28]

"بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کا سامان دیا۔ یہاں تک کہ اب ان کے پاس حق آ گیا اور وہ رسول جو کھول کر بیان کرنے والا ہے۔"

14۔ حکم:

قرآن کا ایک صفاتی نام "حکم" بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: "فیصلہ، قانون، آئین،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستور اور ضابطہ حیات۔'' قرآنِ مجید ان معنوں میں حکم میں ہے کہ وہ انسانی زندگی کے لیے دستور و آئین ہے۔ ہر قسم کے معاملات کے لیے ماخذ قانون اور بہترین فیصلہ ہے اور اس میں انسانی زندگی کے لیے اوامر و نواہی کا ضابطہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ط ﴾ [الرعد:37]

''اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو ایک حکم کی حیثیت سے عربی میں نازل کیا ہے۔''

15۔ حکمت:

قرآن کی ایک صفت ''حکمت'' بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''دانائی، مضبوط عقلی بات، فیصلے میں انصاف کو ملحوظ رکھنا۔ جہالت، گمراہی اور افراط و تفریط سے بچ کر چلنا۔''

قرآنِ مجید اس لحاظ سے ''حکمت'' ہے کہ اس میں دانائی کی باتیں ہیں۔ اس میں جہالت و نادانی کا گزر نہیں۔ یہ ایک دانا اور حکیم ہستی کا کلام ہے۔ اس کی ہر بات محکم، مضبوط اور دانش پر مبنی ہے اور عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کہی گئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ ﴾ [القمر:5-4]

''اور ان کے پاس پہلی قوموں کے حالات پہنچ چکے ہیں، جن میں عبرت ہے۔ نہایت درجے کی حکمت ہے۔ مگر یہ ساری تنبیہات (Warnings) انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔''

16۔ حکیم:

قرآن کا ایک صفاتی نام ''حکیم'' بھی ہے۔ حکیم کے معنی ہیں: ''دانا، عقل و دانش والا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمت سے بھرپور۔'' یہ نام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن مجید ان معنوں میں ''حکیم'' ہے کہ اس کے ہر بیان میں دانائی، دانش، حکمت اور بصیرت پائی جاتی ہے۔ اس کی کوئی ایسی نہیں جو بے مقصد، فضول اور بے کار ہو بلکہ اس کی ہر بات میں دانش اور دانائی پائی جاتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ ﴾ [یٰسٓ: 2-1]

''یٰسین، قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی۔''

17۔ ذکر:

قرآن کا ایک اور صفاتی نام ''ذکر'' ہے۔ ذکر کے معنی ہیں: ''نصیحت، یاددہانی اور عزت وشرف دینے والی چیز۔''

قرآنِ مجید کو اس لیے ذکر کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ وہ ایک ایسی یاددہانی ہے جس سے انسان کا خوابیدہ ضمیر بیدار ہو جاتا ہے۔ اس کی سوئی ہوئی فطرت جاگ اٹھتی ہے۔ وہ اپنے خالق کی پہچان کر سکتا ہے۔ وہ ہدایت کی راہ پر چل سکتا ہے۔ پھر وہ گذشتہ قوموں کے عروج و زوال کی داستان بیان کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت اور آئین و دستور کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی ذکر ہے کہ اس پر عمل کر کے کوئی قوم دنیا اور آخرت میں عزت وشرف حاصل کر سکتی ہے، جبکہ اسے چھوڑنے کے بعد وہ ذلت کے گڑھے میں گر سکتی ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ [الحجر: 9]

''بے شک ہم نے اس ذکر یعنی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18۔ ذکریٰ:

قرآن کا ایک صفاتی نام ''ذکریٰ'' بھی ہے، جس کے معنی: ''نصیحت، یاد اور یاددہانی'' کے ہیں۔

قرآن اس اعتبار سے ''ذکریٰ'' ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری انسانیت کے لیے ایک نصیحت ہے۔ یہ انسانوں کے لیے یاددہانی ہے کہ وہ اپنے بھولے ہوئے خالق کو یاد کر کے اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے کہ:

﴿ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾ [الاعراف:2]

''اے نبیؐ! یہ کتاب آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے، مگر اس کی وجہ سے آپؐ کا دل تنگ نہ ہو، بلکہ آپؐ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کردیں۔ اور یہ ایمان والوں کے لیے یاددہانی ہے۔''

19۔ رحمت:

قرآن کی ایک صفت ''رحمت'' ہے۔ رحمت کے معنی ہیں: ''مہربانی، شفقت، عنایت اور برکت کے ہیں۔''

قرآنِ مجید ان معنوں میں ''رحمت'' ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اپنے بندوں کو کفر و شرک کی جہالت اور گمراہی سے بچانا چاہتا ہے۔ وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے جہالت و ضلالت کے اندھیروں میں بھٹکتے پھریں اور دنیا و آخرت میں اس کے عذاب کے مستحق ٹھہریں۔ اس لیے اس نے خاص فضل و کرم اور انتہائی رحمت و شفقت سے ان کے لیے ایک ایسی کتاب نازل کردی جس پر عمل کر کے وہ اللہ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ وہ اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا نہیں، بلکہ اپنا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب انسانوں کو ان کی محنت اور کوشش کے نتیجے میں نہیں ملی، بلکہ یہ اللہ کا سراسر فضل و کرم ہے۔ اس کی عنایت و مہربانی ہے۔ اپنے بندوں پر اس کی شفقت وعنایت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ [النحل:89]

''اور ہم نے یہ کتاب آپؐ پر نازل کی ہے، جو ہر چیز کو کھول دینے والی ہے۔ جو ہدایت، رحمت اور بشارت ہے فرماں برداروں کے لیے۔''

20۔روح:

قرآن کا ایک وصفی نام ''روح'' بھی ہے، جس کے معنی ہیں: ''زندگی، رحمت اور وحی کے ہیں۔''

قرآن اس لیے ''روح'' ہے کہ اس سے مردہ دلوں کو تازہ زندگی ملتی ہے۔ یہ اللہ کی خاص رحمت ہے، جس نے ایسی وحی نازل کی جس کے ذریعے انسان دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے اور نقصان و خسارے سے بچ سکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ ﴾ [الشوریٰ:52]

''اور اے نبیؐ! اسی طرح ہم نے اپنی طرف سے آپؐ کے پاس روح یعنی وحی بھیجی ہے۔''

21۔شفا:

قرآن کی ایک صفت ''شفا'' ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''کسی مرض پر غالب آنا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت یاب ہونا۔"

قرآنِ مجید اس اعتبار سے شفا ہے کہ اس کے ذریعے سے دل و دماغ کی روحانی، اخلاقی اور نفسیاتی بیماریوں، مثلاً جہالت، تکبر، غرور، حرص، لالچ، بخل، حسد اور کینے وغیرہ سے نجات اور تندرستی مل سکتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ﴾ [یونس:57]

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آ گئی ہے۔ وہ تمام روحانی بیماریوں سے شفا بخشنے والی اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ہے۔"

22۔ صدق:

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام "صدق" بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: "سچائی، نیک نامی۔"

قرآنِ مجید کے "الصدق" ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ سراسر سچائی اور صداقت ہے۔ اس کی ہر بات سچی ہے۔ اس میں کسی قسم کے جھوٹ یا غلط بیانی کا کوئی شائبہ تک نہیں۔ اس کے تمام دعوے سچے ہیں۔ وہ انسان اور کائنات کے بارے میں جو کچھ بیان کرتا ہے وہ حق و صداقت اور واقعیت پر مبنی ہے۔ وہ ایک ایسی کتاب ہے جس کا ذکرِ خیر اور احترام قیامت تک رہے گا۔

چنانچہ ایک مقام پر اس کا یہی نام آیا ہے:

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ ﴾ [الزمر:32-33]

''اور اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچائی کو جھٹلا دیا، جبکہ وہ اس کے پاس آئی۔ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا؟ اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور وہ جنہوں نے اس کی تصدیق کی تو یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔''

23۔عجب (عجیب):

قرآن کی ایک صفت کا نام ''عجب'' ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''بہت عجیب، دلکش، دل پذیر اور اثر کرنے والا۔''

قرآنِ مجید اس لحاظ سے ''عجب' ہے کہ یہ عام انسانی کلام نہیں، بلکہ رب العالمین کا کلام ہے۔ یہ اپنی فصاحت و بلاغت میں بے مثال، اپنی تاثیر میں یکتا اور دل کشی میں منفرد ہے۔ یہ ایک معجزہ ہے جس کی مثال پیش کرنے سے تمام مخلوقات عاجز ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ٥ ﴾ [الجنّ:1]

''اے نبیؐ! آپؐ کہیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو انہوں نے اپنی قوم سے جا کر کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔''

24۔عربی:

قرآن کی ایک صفت ''عربی'' ہے۔ جس کے لفظی معنی: ''فصیح اور واضح'' طور پر بیان کرنے والے کے ہیں۔''

قرآنِ مجید کے عربی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عربی زبان میں ہے۔ اس کی زبان ایسی ہے جو فصیح و بلیغ ہے۔ اس کے بیان میں کوئی پیچیدگی، الجھاؤ یا ابہام (Anbiguity)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ وہ اپنی بات کو نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے اور اپنا مدعا عمدہ طریقے سے بیان کرتا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر فرمایا گیا کہ:

﴿ اِنَّا اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝ ﴾ [یوسف:2]

''بے شک ہم نے یہ عربی قرآن نازل کیا ہے، تاکہ تم سمجھو۔''

دوسری جگہ پر فرمایا:

﴿ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا ..... غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝ ﴾ [الزمر:28]

''یہ عربی قرآن ہے، اس میں کوئی الجھاؤ نہیں تاکہ لوگ اسے سمجھیں اور ڈریں۔''

25۔عزیز:

قرآن کا ایک صفاتی نام ''عزیز'' ہے۔ ''عزیز'' کے معنی ہیں: ''غالب، زبردست، عزت والا اور نادر۔'' یہ نام اسمائے حسنٰی میں سے بھی ہے۔

قرآن اس لحاظ سے ''عزیز'' ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا زبردست کلام ہے، جس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ یہ نہایت عزت و احترام کی حامل کتاب ہے۔ یہ اپنے دلائل کے لحاظ سے اپنے مخالف پر غالب آتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نادر اور اچھوتا کلام ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿ وَاِنَّهٗ لَـكِتٰبٌ عَزِيۡزٌ ۝ لَّا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ ؕ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ ۝ ﴾ [حٰمٓ السجدة:42-41]

''اور بے شک یہ ایک زبردست کتاب ہے۔ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ اس (خدا) کی طرف سے ہے، جو حکمت والا اور تعریف کے لائق ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26۔ عظیم (The Great):

قرآنِ مجید کا ایک نام ''عظیم'' بھی ہے۔ عظیم کے معنی ہیں: ''عظمت والا، بڑائی والا، فضیلت والا۔'' یہ نام بھی اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

قرآن ان معنوں میں ''عظیم'' ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا عظمت والا کلام ہے۔ یہ کائنات کے شہنشاہ کا عالی مرتبہ کلام ہے۔ اس کی فضیلت اور بزرگی مسلم ہے۔ اس کی شوکت اور عظمت وجلالت کے آگے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوسکتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ ﴾

[الحجر: 87]

''اور ہم نے آپؐ کو سات دہرائی جانے والی آیتیں عطا کی ہیں جو قرآنِ عظیم ہے۔''

27۔ علم (The Knowledge):

قرآن کی ایک صفت ''العلم'' ہے۔ جس کا مطلب ہے: ''یقینی علم، صحیح معلومات، حقائق کا علم۔''

قرآنِ مجید اس لحاظ سے ''العلم'' ہے کہ وہ خالقِ کائنات کا کلام ہے، جو حقائق و واقعات کا صحیح علم ہے۔ اس میں غلطی اور خطا کا کوئی امکان نہیں۔ ہر بات شک وشبہ سے بالاتر اور حقیقت پر مبنی ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ﴾ [الرعد: 37]

''اور ہم اس قرآن کو ایک حکم کی حیثیت سے عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اگر تم علم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق آ جانے کے بعد بھی دوسرے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے چلو گے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔"

28۔فرقان:

قرآن کا اک صفاتی نام "الفرقان" بھی ہے۔جس کے معنی ہیں:"فرق کرنا،حق و باطل میں فرق کرنے والا،حق اور باطل کا فیصلہ کرنے والا۔"

قرآنِ مجید اس اعتبار سے "الفرقان" ہے کہ وہ حق اور باطل کے راستوں میں اور حلال وحرام میں فرق و امتیاز کرتا ہے۔وہ ہدایت اور گمراہی کا فرق بتاتا ہے۔وہ ایمان اور کفر میں فرق ظاہر کرتا ہے۔وہ جائز اور ناجائز کام میں فرق کو نمایاں کرتا ہے۔وہ ایک ایسا معیار اور کسوٹی (Criterion) ہے۔جس سے ہر چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قرآن نے غزوۂ بدر کو بھی " يَوْمُ الْفُرقَانِ " کہا ہے۔کیونکہ اس دن کفر اور اسلام کا، حق اور باطل کا فرق ظاہر ہوگیا تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ ﴾

[الفرقان: 1]

"بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ سارے جہان والوں کو خبردار کردے۔"

29۔کتاب:

قرآنِ مجید کی ایک صفت "الکتاب" بھی ہے۔جس کے معنی:"تحریر،ضابطہ،حکم، قانون اور مجموعے" کے ہیں۔

قرآن اس لیے "الکتاب" ہے کہ وہ رب العالمین کا ضابطہ و قانون اور حکم نامہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور وہ لکھا ہوا بھی موجود ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر فرمایا گیا:

﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ط ﴾ [الانعام:92]

''اور ہم نے یہ مبارک کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا کرنے والی ہے تا کہ اے نبیؐ! آپؐ اس کے ذریعے مکے والوں کو اور اس کے آس پاس رہنے والوں کو خبردار کر دیں۔''

30۔ کریم:

قرآن کا ایک اور صفاتی نام ''الکریم'' بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''عزت والا، محترم، سخی، بزرگی والا، شرف والا، باوقار اور معزز۔'' یہ نام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآنِ مجید اس پہلو سے ''الکریم'' ہے کہ وہ معمولی ہستی کی بات نہیں ہے۔ وہ کسی جن، کاہن، شاعر یا خطیب کا قول نہیں ہے، بلکہ اس کائنات کے خالق و مالک کا محترم کلام ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوا کہ:

﴿ وَاِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ٥ ﴾ [الواقعة:77]

''اور بے شک یہ قرآنِ کریم ہے۔''

31۔ کلام اللہ:

قرآن کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ ''کلام اللہ'' ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''اللہ کی بات، اللہ کا قول۔''

قرآن اس لحاظ سے ''کلام اللہ'' ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ مخلوق نہیں ہے، نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مخلوق کی کہی ہوئی بات ہے اور نہ کسی بندے کا قول ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا مظہر ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ:

﴿ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ﴾ [التوبة:6]

''اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو تا کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔ پھر اسے اس کی امان کی جگہ پہنچا دو۔''

32۔ مبارک:

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام ''مبارک'' بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''بابرکت، فیض پہنچانے والا، اضافہ کرنے والا، بھلائی دینے والا۔''

قرآن اس اعتبار سے مبارک ہے کہ اس سے انسان کو ہدایت ملتی ہے۔ اس کے ایمان اور عمل میں برکت ہوتی ہے۔ اس پر ایمان لانے میں برکت ہے۔ اس کے پڑھنے میں برکت ہے۔ اس کو سمجھنے میں برکت ہے، اس پر عمل کرنے میں برکت ہے اور اسے دوسروں تک پہنچانے میں برکت ہے۔ یہ فیض پہنچانے والی اور برکت دینے والی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ط ﴾ [الانعام:92]

''اور ہم نے یہ مبارک کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا کرنے والی ہے، تا کہ اے نبیؐ! آپؐ اس کے ذریعے مکے والوں کو اور اس کے آس پاس رہنے والوں کو خبردار کردیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33۔ مبین:

قرآن کا ایک صفاتی نام "المبین" بھی ہے۔جس کے معنی ہیں: "واضح، کھلا، ظاہر، بیان کرنے والا۔"

قرآنِ مجید اس پہلو سے "المبین" ہے کہ وہ اپنی تعلیمات کو بالکل واضح طور پر پیش کرتا ہے۔

چنانچہ ایک جگہ فرمایا گیا:

﴿ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ ﴾ [یٰسٓ:69]

"یہ تو ایک نصیحت ہے اور واضح قرآن ہے۔"

34۔ متشابہ:

قرآن کا ایک وصف "متشابہ" ہے۔جس کے معنی ہیں: "ملتا جلتا، تضاد سے پاک، ہم رنگ اور ہم آہنگ۔"

قرآن اس اعتبار سے "متشابہ" ہے کہ اس کے مضامین ملتے جلتے ہیں۔ وہ ایک ہی واقعے کو مختلف انداز سے بیان کرتا ہے۔اس کی باتوں میں باہم تضاد (Contradiction) نہیں ہے۔

چنانچہ فرمایا گیا:

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ﴾ [الزمر:23]

"اللہ نے یہ بہترین کلام اتارا ہے۔اس کے مضامین ہم رنگ اور تضاد سے پاک ہیں اور انہیں سمجھانے کے لیے بار بار دہرایا گیا ہے۔اس کلام سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جو پرہیز گار ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35۔ مثانی:

قرآنِ مجید کی ایک صفت ''مثانی'' بھی ہے۔ اس کے معنی ہیں: ''جوڑا جوڑا، دہرائی جانے والی چیزیں۔''

قرآن اس لحاظ سے ''مثانی'' ہے کہ اس میں دو مختلف باتوں کو متوازی طور پر بیان کرنے کا اسلوب موجود ہے۔ وہ جہاں ایمان والوں کا ذکر کرتا ہے، وہاں کافروں کا بھی ذکر کرتا ہے۔ جہاں دوزخ کے عذاب کی بات کرتا ہے، وہیں ساتھ ہی جنت کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی طرح کے واقعات کو بھی بار بار مختلف اسالیب (Styles) سے دہراتا ہے۔ کہیں مجمل اور مختصر طور پر بیان کرتا ہے اور کہیں مفصل انداز میں پیش کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ﴾ [الزمر: 23]

''اللہ نے یہ بہترین کلام اتارا ہے۔ اس کے مضامین ہم رنگ اور تضاد سے پاک ہیں اور انہیں سمجھانے کے لیے بار بار دہرایا گیا ہے۔ اس کلام کو سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔''

36۔ مجید:

قرآن کا ایک صفاتی نام ''مجید'' بھی ہے۔ اس کے معنی ہیں: ''بزرگی والا، برتر، عظمت والا، بڑائی والا۔'' یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن اس اعتبار سے ''مجید'' ہے کہ وہ بہت بزرگ و برتر ہستی کا بزرگ و برتر کلام ہے۔ وہ ایسا کلام ہے جس میں عظمت، بڑائی اور شان و شوکت ہے۔ وہ بہت سی خوبیوں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمالات اور معجزات کا مجموعہ ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ o فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ o ﴾ [البروج:22-21]

''بلکہ یہ قرآنِ مجید ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔''

37۔مُصَدِّق:

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام ''مُصَدِّق'' بھی ہے۔جس کے معنی ہیں: ''تصدیق کرنے والا، مصداق، سچا کرنے والا، سچ کر دکھانے والا، تائید کرنے والا۔''

قرآن ان معنوں میں مصدّق ہے کہ وہ پہلے نبیوں اور پہلی کتابوں کی پیشین گوئیوں کا مصداق ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق و تائید کرتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض انبیائے کرام پر نازل ہوئی تھیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ط ﴾ [الانعام:92]

''اور ہم نے یہ مبارک کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا کرنے والی ہے۔تاکہ اے نبیؐ! آپؐ اس کے ذریعے مکے والوں کو اور اس کے آس پاس رہنے والوں کو خبردار کریں۔''

38۔موعظت:

قرآن کی صفت '' مَوْعِظَةٌ '' بھی آئی ہے۔جس کے معنی ہیں: ''نصیحت، خیر خواہی، کسی شخص کو کسی کام کے اچھے یا برے نتیجے سے آگاہ کرنا اور اس کے دل کو نرم کرنا، خیر خواہی کے جذبے سے نصیحت کرنا، دوسروں کی بھلائی چاہنا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید اس لحاظ سے "موعظت" ہے کہ وہ لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔ وہ لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔ وہ ان کو نقصان سے بچاتا اور نفع پہنچاتا ہے۔ وہ ان کو ان کے اچھے اور برے انجام سے آگاہ کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ o ﴾

[آل عمران:138]

"یہ لوگوں کے لیے بیان ہے اور یہ ہدایت اور نصیحت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے۔"

39۔ مُهَيْمِنٌ (نگہبان):

قرآن کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ مہیمن ہے۔ جس کے معنی ہیں: "نگہبان، محافظ۔" اس کا مادہ (Root) ا م ن ہے۔ اس میں ء کو ہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن ان معنوں میں "مہیمن" ہے کہ وہ اپنے سے پہلی تمام الہامی کتابوں کی اصلی اور بنیادی تعلیمات کا محافظ، نگران اور ان کی صداقتوں کا امین ہے۔ وہ پہلی کتابوں کی ان سچائیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے، جو پہلی قوموں کی غفلت یا شرارت کے باعث گم ہوگئی تھیں۔

چنانچہ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ط ﴾

[المائدة:48]

"اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب سچائی کے ساتھ اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا ثابت کرنے والی اور ان کے مضامین پر نگہبان ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

40۔ نذیر (ڈرانے والا):

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام ''نذیر'' بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''ڈرانے والا، خبردار کرنے والا، خطرے سے ڈرانے والا۔'' یہ لفظ نبی کریم ﷺ کی صفت کے طور پر بھی آیا ہے۔

قرآنِ مجید اس لیے ''نذیر'' ہے کہ وہ انسان کو برے اعمال کے نتیجے میں عذاب سے ڈراتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے انجام سے خبردار کرتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے کہ:

﴿ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ○ ﴾

[حٰمٓ السجدة:3-4]

''یہ کتاب ہے جس کی آیتوں کو الگ الگ واضح کیا گیا ہے۔ یہ عربی زبان کا قرآن ہے ان لوگوں کے لیے جو اسے جاننا چاہتے ہیں۔ یہ خوشخبری بھی دیتا ہے اور خبردار بھی کرتا ہے۔''

41۔ نور (روشنی):

قرآنِ مجید کا ایک نام ''نور'' بھی ہے۔ جس کے معنی ''روشنی'' اور ''اُجالے'' کے ہیں۔ قرآنِ مجید ان معنوں میں نور ہے کہ وہ جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرتا ہے اور علم و ہدایت کی روشنی پھیلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ ﴾

[النّساء:174]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک برہان یعنی دلیل آ چکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔''

42۔وحی:

قرآنِ مجید کا ایک نام ''وحی'' بھی ہے۔جس کے معنی ہیں: ''تیزی اور جلدی سے کوئی اشارہ کرنا،اشارۂ سریع،القاء،الہام۔''

قرآنِ مجید اس لیے وحی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔وہ اللہ کا پیغام ہے جو اس نے اپنے بندوں کے نام بھیجا ہے۔وہ خالقِ کائنات کا کلام ہے، جو اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر اتارا گیا ہے۔

چنانچہ فرمایا گیا:

﴿ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾ [النجم:4]

''یہ تو ایک وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔''

43۔هُدًى (ہدایت):

قرآنِ مجید کا ایک صفاتی نام ''ھدیٰ'' یعنی ہدایت اور رہنما ہے۔قرآن اس لحاظ سے ھُدیٰ (ہدایت۔رہنما) ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔وہ انسان کو صحیح راہ دکھاتا اور غلط راہوں سے خبردار کرتا ہے۔وہ ان کو گمراہی کے اندھیرے سے نکالتا اور صراطِ مستقیم کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کی جانب دعوت دیتا اور اس کی نافرمانی کے کاموں سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔وہ انسان کو صحیح، بامقصد، نیک اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تابع زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور شیطان کے راستوں کو چھوڑنے کی تلقین کرتا ہے۔وہ جنت کی راہ دکھاتا ہے۔وہ دوزخ سے ڈراتا ہے۔وہ اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی طرف دعوت دیتا ہے اور شیطان کی پیروی سے روکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ج ﴾ [البقرة:185]

''رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور جس میں سیدھی راہ کی کھلی نشانیاں ہیں اور وہ حق و باطل کا فرق بتانے والا ہے۔''

آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے، اس کا دامن مضبوطی سے پکڑیں گے اور اس کی اطاعت وفرماں برداری کریں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی ''رحمت'' اور ''فضل'' میں داخل کرے گا اور صراطِ مستقیم یعنی سیدھی راہ پر چلائے گا۔

اس جگہ ''رحمت'' سے مراد جنت ہے اور ''فضل'' سے اس کی نعمتیں مراد ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اسی طرح صراطِ مستقیم سے مراد دین اسلام ہے اور قرآن وسنت کی پیروی ہے جس کی بدولت دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ حضورؐ ساری دنیا کے لیے رسول ہیں

﴿ قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ [الاعراف:158]

''کہہ دیجئے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسولؐ ہوں۔ وہی اللہ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین پر ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ لہٰذا تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے اُمی رسول و نبی پر جو اللہ اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہے۔ تم اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی تمام انسانیت کو خطاب کیا گیا ہے۔ اس آیت کا مضمون قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات میں بھی بیان ہوا ہے:

(i) ﴿ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ ﴾ [سبا:28]

''اور ہم نے آپؐ کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

(ii) ﴿ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ [الانبیاء:107]

''اور ہم نے آپؐ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

(iii) ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَذِيرًا ۝ ﴾ [الفرقان:1]

"بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ سارے جہان والوں کو خبردار کردے۔"

(iv) ﴿ وَاُوحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ط ﴾

[الانعام:19]

"اور مجھ پر یہ قرآن اترا ہے، تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں بھی خبردار کروں اور انہیں بھی جن تک یہ پہنچے۔"

(V) ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ﴾ [الاحزاب:40]

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبیؐ ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

آیت زیر تفسیر میں درج ذیل نکات کا ذکر ہے:

1۔ حضورؐ تمام انسانوں کے لیے نبی اور رسول ہیں۔ آپؐ کی نبوت و رسالت قیامت تک کے لیے ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ:

((بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً))

"مجھے تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

((بُعِثْتُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ))

"مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

2۔ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موت کا اختیار اسی کے پاس ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا یہ مضمون جابجا بیان ہوا ہے۔

3۔ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ پر اور نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا۔

4۔ ساری انسانیت کو حضورؐ کی پیروی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

5۔ حضورؐ پر ایمان لانے، آپؐ کی پیروی کرنے اور آپؐ کی شریعت پر چلنے میں آخرت کی نجات اور فلاح و کامیابی ہے۔ حضورؐ کی بعثت کے بعد آپؐ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص جنت میں نہیں جا سکے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ دنیا کی حقیقت

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَـٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَـٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَـٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَـٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَـٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَـٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ﴾ [یونس:24-23]

”اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہارے ہی اوپر پڑے گا۔ آج دنیا کی زندگی میں عیش کرلو۔ پھر تمہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم کیا کرتے تھے۔ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے، جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو زمین کا سبزہ خوب نکلا جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں۔ پھر جب زمین اپنی پوری رونق پر آکر سنور گئی اور زمین والوں نے گمان کرلیا کہ اب یہ فصل ہمارے ہاتھوں میں آیا چاہتی ہے تو اچانک ہمارا قہر نازل ہوا رات کو یا دن کو، پھر ہم نے اس کا ایسا صفایا کردیا گویا کل یہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں۔“

تفسیر:

اس آیت میں بھی تمام انسانوں سے خطاب کیا گیا ہے اور ان کو غفلت کی نیند سے جگایا گیا ہے کہ دیکھو تم اپنے مال و دولت اور اقتدار کے نشے میں دوسروں پر جو ظلم و زیادتی کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو وہ دراصل اپنے آپ پر ظلم و زیادتی کرتے ہو۔ اس کا انجام تمہارے حق میں اچھا نہیں۔ جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودے گا وہ خود اس میں گرے گا۔

﴿ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ط ﴾ [فاطر: 43]

''اور جو شخص بری چال چلتا ہے اسے اس کی بری چال لے ڈوبتی ہے۔''

تمہاری دولت اور قوت فانی ہے۔ تم نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ تمہیں ایک نہ ایک دن ہمارے پاس آنا ہے، پھر تمہارا حساب ہونا ہے اور تمہیں اعمال کا بدلہ ملنا ہے۔

رہی یہ دنیا، اس کا مال و دولت اور اقتدار تو یہ سب عارضی ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے، جیسے آسمان سے بارش برسی۔ اس کے نتیجے میں خوب گھنی فصلیں اور نباتات اُگیں جو انسانوں اور جانوروں کی خوراک ہے۔ مگر اچانک جبکہ کھیتی تیار تھی۔ اس کے مالک سمجھ رہے تھے کہ اب یہ ہمارے ہاتھوں میں آنے والی ہے۔ اچانک رات یا دن کو وہ کھیتی تباہ ہوگئی اور چٹیل میدان بن گیا۔ گویا وہاں پہلے کبھی فصل نہ تھی۔

آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کی مثالیں دے کر ان لوگوں کو سمجھاتا ہے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ جو تم دنیا کے عارضی مال و دولت پر مغرور نہ ہو۔ اقتدار کے نشے میں آ کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو۔ یہ دنیا تو فانی ہے۔ اپنی آخرت اور عاقبت کی فکر کرو۔ ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ کسی پر ظلم کر کے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھو۔ وہ تمہیں تمہارے دورِ عروج میں بھی پکڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی اختیار کرو۔ اس کی بنائی ہوئی راہِ ہدایت پر چلو تا کہ تمہیں فلاح و کامرانی نصیب ہو۔

دنیا کی حقیقت کو قرآنِ مجید نے کئی مقامات پر واضح کیا ہے۔ جیسے:

(i) ﴿ اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَهِيجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾

[الحدید:20]

''خوب اچھی طرح جان لو کہ دنیا کی زندگی نام ہے کھیل تماشے کا، نمود و نمائش کا، باہمی فخر کا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کا۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے زمین پر بارش برسی تو اس کی پیداوار دیکھ کر کسان خوش ہوئے۔ پھر وہ کھیتی خشک ہوگئی۔ پھر زرد نظر آنے لگی اور پھر چورا چورا ہو کر رہ گئی۔ اور اس زندگی کے بعد یا تو سخت عذاب ہے یا اللہ کی طرف سے معافی اور رضا مندی۔ اور یہ دنیا کی زندگی دھوکے کا مال ہے۔''

(ii) ﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝﴾

[الکھف:15]

''اور آپؐ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی کی مثال سنائیں کہ جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے زمین کی نباتات خوب گھنی اُگی۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہوگئی، جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

(iii) ﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝﴾

[آل عمران:15-14]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”لوگوں کے لیے جن خواہشوں کی محبت خوش نما کر دی گئی ہے وہ ہیں بیویاں، بیٹے، سونے چاندی کے ڈھیر، نشان لگے ہوئے اعلیٰ گھوڑے، مویشی اور کھیتی۔ مگر یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ کے ہاں اچھا ٹھکانہ ہے۔ آپؐ کہہ دیجئے، کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہوں گے، جن میں نہریں جاری ہوں گی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے علاوہ ان کے لیے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔“

(iv) ﴿ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴾ [النساء: 77]

”آپؐ کہہ دیجئے دنیا کا سامان تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے اس کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور تمہارے ساتھ دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔“

(v) ﴿ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴾ [التوبة: 38]

”تو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں تھوڑا ہے۔“

اسی طرح احادیث میں بھی دنیا کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

1۔ صحیح مسلم میں ہے کہ:

”دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ گئی ہے۔“

2۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

”اگر اللہ کے نزدیک اس دنیا کی قدر و قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو وہ ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔“ [ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

3۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے پر ہوا جو راستے میں مرا پڑا تھا۔ اس وقت آپؐ کے ساتھ جو لوگ تھے آپؐ نے ان سے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اس مرے ہوئے جانور کو صرف ایک درہم میں خریدنا پسند کرے گا؟''

انہوں نے عرض کیا: ''ہم تو اسے کسی قیمت پر بھی نہ خریدیں۔''

آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل اور بے وقعت ہے، جتنا ذلیل اور بے وقعت تمہارے لیے یہ مردار ہے۔'' [صحیح مسلم]

4۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھے پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ:

''دنیا میں ایسے رہ جیسے تو پردیسی ہے، یا راہ چلتا مسافر۔'' [صحیح بخاری]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ قرآن کی خصوصیات

﴿ يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ لا وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ ﴾ [یونس:58-57]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آ گئی ہے۔ وہ تمام روحانی بیماریوں سے شفا بخشنے والی اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ آپؐ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ یہ اللہ کا خاص فضل اور اس کی رحمت ہے جس پر لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔ یہ بہتر چیز ہے ان تمام دنیاوی فائدوں سے جنہیں جمع کرنے میں وہ لگے ہوئے ہیں۔''

تفسیر:

اس آیت میں تمام لوگوں کو خطاب کر کے ان کے سامنے قرآن کی اہمیت واضح کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرآن چار صفات کا حامل ہے:

1۔ وہ موعظت یعنی نصیحت ہے۔

2۔ وہ شفا ہے۔

3۔ وہ ہدایت ہے۔

4۔ وہ رحمت ہے۔

ان سب کی تفصیل:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ اس آیت میں قرآن کی پہلی صفت ''موعظت'' آئی ہے۔اس کے معنی ہیں: ''نصیحت۔ خیر خواہی اور کسی شخص کو کسی کام کے اچھے یا برے نتیجے سے آگاہ کر کے اس کے دل کو نرم کرنا۔

قرآن اس لحاظ سے ''موعظہ'' ہے کہ وہ لوگوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔اس میں ان کی خیر خواہی اور بھلائی کے جذبے سے ان کو سمجھایا گیا ہے۔ان کو ان کے اچھے برے انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران:138]

''یہ لوگوں کے لیے ایک بیان ہے اور ڈرنے والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔''

2۔ پھر قرآن کی دوسری صفت یہ بیان ہوئی کہ وہ شفا ہے۔

قرآنِ مجید نے کئی جگہ اپنے آپ کو ''شفاء'' کہا ہے۔مثال کے طور پر دو مقامات ملاحظہ ہوں:

(i) ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ [بنی اسرائیل:82]

''اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کو اس سے کچھ نہیں ملتا سوائے نقصان کے۔''

(ii) ﴿ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ عَرَبِيٌّ ط قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ط ﴾

[حٰمٓ السجدة:44]

''کیا قرآن عجمی اور رسولؐ عربی؟ آپؐ کہہ دیجیے یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

شفا کے معنی ہیں ''مرض پر غالب آنا اور صحت یاب ہونا۔'' قرآن اس لحاظ سے شفا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے کہ اس سے روحانی امراض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔کیونکہ اسے " شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ" فرمایا گیا ہے۔اس کے ذریعے ہر قسم کے نفسیاتی اور روحانی امراض کا علاج ہوسکتا ہے۔ جیسے جہالت، تکبر، غرور، حرص، بخل، حسد، ریا کاری، کفر اور شرک کی گمراہی وغیرہ۔

3۔ پھر قرآن کی تیسری صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ ''ہدایت'' ہے۔

قرآن ان معنوں میں ہدایت ہے کہ وہ انسان کو صحیح راہ دکھاتا اور غلط راہوں سے بچاتا ہے۔

قرآن کے ''ہدایت'' ہونے کا مضمون درج ذیل آیات میں بھی بیان ہوا ہے:

(i) ﴿ وَلَقَدْ جِئْنٰهُم بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ﴾ [الاعراف:52]

''اور ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لائے ہیں جس میں ہم نے اپنے علم سے ہر بات کھول کر بیان کردی ہے اور جو سراپا ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں۔''

(ii) ﴿ هٰذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ﴾

[الاعراف:203]

''یہ بصیرت افروز قرآن ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔''

4۔ مذکورہ آیت میں قرآن کی چوتھی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ ''رحمت'' ہے۔جس کے معنی ہیں: ''مہربانی، شفقت، عنایت۔'' درج ذیل مقامات پر قرآن کو ''رحمت'' کہا گیا ہے:

(i) ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ..... ﴾

[بنی اسرائیل:82]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

(ii) ﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ [النحل:89]

''اور ہم نے یہ کتاب آپؐ پر نازل کی ہے، جو ہر چیز کو کھول دینے والی ہے، جو ہدایت، رحمت اور بشارت ہے فرماں برداروں کے لیے۔''

(iii) ﴿ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [لقمان:3-2]

''یہ اس پر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکی کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''

(iv) ﴿ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ [الجاثية:20]

''یہ قرآن کی بصیرت افروز باتیں ہیں جو ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں جو یقین رکھیں۔''

قرآن کے ''رحمت'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اور ان کو برے انجام سے بچانے کے لیے اپنی کتاب نازل فرمائی تاکہ لوگ اس کے مطابق چل کر فوائد حاصل کریں اور نقصانات سے بچیں۔ فلاح و کامیابی حاصل کریں اور عذاب و خسران سے محفوظ رہیں، یہ کتاب انسانوں کو ان کی محنت یا کسب کے نتیجے میں نہیں ملی بلکہ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا انعام، عطیہ اور عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں فرماتا کہ اس کے بندے جہالت، نادانی اور کفر و شرک کی گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں، بلکہ اس نے کمال رحمت اور شفقت سے ان کی دست گیری فرمائی اور ان کے فائدے کے لیے قرآن نازل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔توحیداورشرک

﴿ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَآ أَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَعْبُدُ اللّٰہَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ ج وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ o وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ج وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ج فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ o وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ج وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ط یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ o ﴾ [یونس:104تا107]

’’کہہ دیجیے، اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں شک ہے تو سنو، تم اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے۔ اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے بنوں۔ اور یہ کہ میں یکسو ہوکر اپنا رخ صرف اللہ کی اطاعت کی طرف کروں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارنا جو نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اگر تم ایسا کروگے تو ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔ اور اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں پکڑ لے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس کو دور کر سکے۔ اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل کرے۔ اور وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر:

ان آیات میں بھی عام لوگوں کو خطاب کر کے ان کو توحید اختیار کرنے اور شرک سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔قرآن نے توحید کے اثبات اور شرک کی تردید پر بہت زور دیا ہے۔ مذکورہ آیات اپنی تفسیر آپ ہیں۔توحید کے حق میں اور شرک کے خلاف قرآن کی چند اور آیات ملاحظہ کیجئے:

(i) ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o ﴾

[البقرة:163]

”اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔“

(ii) ﴿ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط ﴾ [القصص:88]

”اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکار۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(iii) ﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ق وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o ﴾ [الروم:30]

”پس تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھیں جو توحید کا فطری دین ہے، جس پر اللہ نے سب لوگوں کو پیدا کیا۔اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کو نہ بدلو۔یہی سیدھا دین ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

(iv) ﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ o ﴾ [الروم:43]

”پس تم اپنا رخ دین حق کی طرف سیدھا رکھو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے ٹالنا نہیں۔ اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔"

(v) ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ط ﴾ [النساء:36]

"اور تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔"

(vi) ﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ o وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ o لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ o ﴾ [الکافرون: 1 تا 6]

"اے نبی آپؐ کہہ دیں کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا، جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور میں اس کی عبادت کرنے والا نہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ لہٰذا تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔"

(vii) ﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ o ﴾

[الشعراء:213]

"اور تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ تم عذاب کے مستحق ٹھہرو گے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ ہدایت اور گمراہی

﴿ قُلْ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآئَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ٥ ﴾

[یونس:108]

''کہہ دیجئے ، اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آ گیا ہے۔ جو اس ہدایت کو قبول کرے گا۔ وہ اپنے ہی لیے کرے گا، اور جو بھٹکے گا تو اس کا وبال اسی پر آئے گا۔ اور میں تمہارے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام لوگوں سے خطاب ہے۔ حضورؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں سے فرمادیں جو آپؐ کے سامنے ہیں اور یہ ان لوگوں کے لیے بھی عام دعوت ہے، جن تک قرآن کا پیغام پہنچے کہ تمہارے پاس دین حق یعنی سچا دین آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کی دعوت پہنچ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کے ذریعے ہدایت کا راستہ واضح ہو گیا ہے۔ اب ایمان لاؤ اور اس ہدایت کو قبول کرلو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ اب جو اس ہدایت کو مانے گا وہ اپنا ہی بھلا کرے گا۔ جو اسے نہیں مانے گا وہ گمراہی میں بھٹکتا رہے گا اور اس گمراہی کے انجام سے دو چار ہو گا۔

اللہ کے نبی کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانے کی ہے۔ اس کا یہ کام نہیں کہ وہ زبردستی کسی کے دل میں ایمان اتارے۔ نہ وہ تمہارے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ تم خود اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو۔ اس کا کام تمہیں راستہ دکھانا ہے، کسی کو زبردستی اس راستے پر چلانا نہیں۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کام ہدایت قبول کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دینا ہے اور گمراہی اختیار کرنے والوں کو اس کے برے انجام اور عذاب سے خبردار کرنا ہے۔

اسی مضمون کو واضح کرنے والی قرآن کی دوسری چند آیات درج ذیل ہیں:

(i) ﴿ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ ﴾ [بنی اسرائیل: 15]

"جو شخص ہدایت کی راہ پر چلے وہ اپنے ہی لیے چلتا ہے۔ اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور ہم جب تک پیغمبر نہ بھیج لیں اس وقت تک کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے۔"

(ii) ﴿ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ ﴾ [النمل: 92-91]

"اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں فرماں بردار بنوں، اور لوگوں کو قرآن سناؤں۔ پھر جو کوئی ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو اپنے ہی لیے کرے گا۔ اور جو گمراہی اختیار کرے گا تو کہہ دیجیے میں تو خبردار کرنے والا ہوں۔"

(iii) ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ﴾ [الزمر: 41]

"بے شک ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپؐ پر یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے۔ لہٰذا جو شخص ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لیے کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور لوگوں کے اعمال کے ذمہ دار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نہیں ہیں۔''

آیت میں حق کا لفظ آیا ہے۔''حق'' قرآنِ مجید کی ایک صفت بھی ہے۔حق کے معنی ہیں ایسی بات جو ثابت ہو، اٹل ہو، اَمِٹ ہو اور قائم و دائم رہنے والی ہو۔قرآن ان معنوں میں ''حق'' ہے کہ اس کی ہر بات اٹل ہے، ثابت ہے اور حقائق و واقعات کے مطابق ہے۔ اس کی ہر دلیل سچی اور ہر دعویٰ درست ہے۔زمان و مکان کے تغیر سے اس کی بات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ اپنے مقابلے میں آنے والی ہر چیز کے سامنے قائم و دائم ہے۔کوئی چیز اس کے مقابلے میں آ کر ٹھہر نہیں سکتی۔اس میں ثابت قدمی ہے کمزوری نہیں۔

(iv) ﴿ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ﴾

[الزخرف:29-28]

''بلکہ میں نے ان کو اوران کے باپ دادا کو دنیا کا سامان دیا۔یہاں تک کہ اب ان کے پاس حق آ گیا اور وہ رسولؐ جو کھول کر بیان کرنے والا ہے۔مگر جب ان کے سامنے یہ سچا قرآن آیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ جادو ہے اور ہم اسے نہیں مانتے۔''

الغرض اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی کی ہدایت آ چکی۔قرآن نازل ہو چکا۔ہدایت اور گمراہی کو واضح کر دیا گیا اب جو چاہے ہدایت قبول کرے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کر لے اور جو چاہے گمراہی خرید لے اور اس کے وبال سے دوچار ہو۔اللہ کے نبی ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔ قیامت کا دن

﴿ يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ ﴾ [الحج: 1]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی ہولناک چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ لوگ تمہیں مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔''

تشریح وتفسیر:

اس آیت میں بھی تمام انسانوں سے خطاب کر کے پہلے ان کو اپنے رب سے ڈرنے کی تلقین کی گئی اور پھر قیامت کی دہشت اور ہولنا کی کا منظر پیش کیا گیا۔

تقویٰ کے بارے میں ہم اس سے پہلے اس کتاب کی آیت نمبر 3 میں وضاحت کر چکے ہیں کہ یہ دل کی ایسی کیفیت کا نام ہے جو ایمان لانے کے بعد انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ جس کے اثر سے وہ نیکی کا کام پوری رغبت سے کرتا ہے اور ہر برائی سے نفرت کر کے اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

قیامت کے مختلف احوال و کیفیات کے بارے میں قرآنِ مجید کے درج ذیل مقامات ملاحظہ ہوں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(i) ﴿ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ٥ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ٥ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ٥ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ٥ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ٥ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ٥ ﴾ [التكوير:1-6]

''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔ جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ پھریں گی۔ جب وحشی جانور ڈر کے مارے اکٹھے ہو جائیں گے۔ جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔''

(ii) ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ٥ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ٥ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ٥ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ٥ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ٥ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ٥ ﴾ [الانفطار:5-1]

''جب آسمان پھٹ جائے گا۔ جب تارے بکھر جائیں گے۔ جب سمندر ابل پڑیں گے اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ اس وقت ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔''

(iii) ﴿ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ٥ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ٥ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ٥ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ٥ لِاَیِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ٥ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ٥ ﴾

[المرسلات:8 تا 13]

''پھر جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور پیغمبر مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔ لیکن ان باتوں میں دیر کس دن کے لیے ہیں؟ فیصلے کے دن کے لیے۔''

(iv) ﴿ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ٥ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ٥ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ٥ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ٥ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ٥ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ٥ ﴾ [القيامة:5 تا 10]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بلکہ انسان چاہتا ہے کہ برے اعمال کرے۔ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ مگر جب قیامت آئے گی تو آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند آپس میں ٹکرا جائیں گے۔ اس وقت انسان کہے گا کہ کہاں بھاگوں؟"

(V) ﴿ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا o يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا o وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا o وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا o ﴾

[النباء: 17 تا 20]

"بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم گروہ کے گروہ چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا۔ پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے اور وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔"

(vi) ﴿ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِيْنَ o وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ط ﴾ [النمل: 88-87]

"اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہوں گے سب گھبرا اٹھیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ محفوظ رکھے گا اور سب اللہ کے آگے سر جھکائے ہوں گے۔ اس وقت تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو گمان کرو گے کہ وہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چلے جا رہے ہوں گے۔"

(vii) ﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ o ﴾ [الزمر: 68]

"اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ محفوظ رکھے۔ پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکا یک سب کے سب قبروں سے اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔"

قرآنِ مجید میں قیامت کے مختلف نام بھی آئے ہیں جو اس کی مختلف کیفیتوں، حالتوں اور مرحلوں کو بیان کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل دی جارہی ہے۔

1۔آخرت (بعد میں آنے والی):

قرآنِ مجید میں قیامت کو آخرت (اَلْاٰخِرَةُ) بھی کہا گیا ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں: "بعد میں آنے والی چیز۔" آخرت سے مراد دنیا کے بعد آنے والی زندگی ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق موجودہ زندگی عارضی اور فانی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک دوسری زندگی شروع ہوگی جس کو آخرت کہا گیا ہے۔

قرآنِ میں نیک لوگوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ:

﴿ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ [البقرة:4]

"اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

2۔حاقہ (الحاقة ..... سچ مچ ہونے والی):

قیامت کا ایک نام حاقہ (الحاقہ) بھی آیا ہے جو حَقٌّ سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی حق ہونے والی یا سچ مچ ہونی والی کے ہیں۔ چونکہ قیامت برحق ہے اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿ اَلْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ ﴾ [الحاقة:1 تا 3]

"سچ مچ ہونے والی۔ کیا ہے سچ مچ ہونے والی؟ اور تم کیا جانو کیا ہے وہ سچ مچ ہونے والی۔"

3۔حشر (الحشر ..... جمع ہونا):

یہ حَشَرَ يَحْشُرُ کا مصدر ہے جس کے معنی اکٹھا کرنے اور گھیرنے کے ہیں۔ قیامت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس لیے حشر کہا گیا ہے کہ اس دن سب لوگوں کو دوبارہ زندہ کر کے حساب کے لیے اکٹھا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ٥ ﴾ [قٓ:44]

''یہ اکٹھا کرنا ہمارے لیے بہت آسان ہے۔''

4۔ خافضہ (پست کرنے والی):

خافضہ بھی قیامت کا ایک نام ہے۔ اس کے معنی پست اور نیچا کر دینے والی کے ہیں۔ یہ خَفْضٌ سے اسم فاعل مونث ہے۔ قیامت کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ اس میں ایسا انقلاب آئے گا کہ جو لوگ آج اونچے اور بلند ہیں وہ وہاں پست اور نیچے ہو جائیں گے اور اس کے برعکس بھی ہوگا کہ جو آج پست ہیں وہ بلند ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ٥ ﴾ [الواقعة:3]

''وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی۔''

5۔ دارِ آخرت (الدار الآخرت):

قیامت کو دارُ الآخرت (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔ دنیا دارِ فانی ہے اور آخرت دارِ بقا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ ﴾ [البقرة:94]

''کہہ دیجیے، اگر اللہ کے ہاں آخرت کے گھر کی ساری نعمتیں تمہارے لیے ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں لوگوں کا ان میں کوئی حصہ نہیں تو پھر تمہیں موت کی آرزو کرنی چاہیے، اگر تم سچے ہو۔"

6۔ رافضہ (بلند کرنے والی):

یہ رَفْعٌ مصدر سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں: "بلند کرنے والی۔" قیامت کو اس لیے "رافعہ" کہا گیا کہ وہاں کئی ایسے لوگ جن کو دنیا میں حقیر سمجھا جاتا ہے معزز اور سر بلند ہوں گے۔

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ:

﴿ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ ﴾ [الواقعة:3]

"پست کرنے والی، بلند کرنے والی۔"

7۔ رُجعٰی (لوٹنا۔ واپسی):

قیامت کا ایک نام رُجعٰی (اَلرُّجْعٰی) بھی آیا ہے۔ یہ رَجَعَ یَرْجِعُ کا مصدر ہے۔ یہ فعل لازم کے طور پر آتا ہے۔ اس کے معنی لوٹنے اور پھر جانے کے ہیں۔ قیامت کے دن چونکہ سب لوگ حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔

قرآن کہتا ہے کہ:

﴿ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ۝ ﴾ [العلق:8]

"بے شک تیرے رب کی طرف ہے سب کا واپس لوٹنا۔"

8۔ ساعہ (اَلسَّاعَةُ...... گھڑی، قیامت کی گھڑی):

دن یا رات بلکہ زمانے کا کوئی سا وقت یا حصہ ساعت کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ گھڑی یا لمحہ (Moment) کیا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں "الساعۃ" کا لفظ قیامت یا قیامت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گھڑی کے معنوں میں آیا ہے۔ جس سے وہ وقت یا لمحہ یا دورانیہ (Duration) مراد ہے، جس میں قیامت برپا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ط ﴾ [الاعراف:187]

''وہ آپؐ سے پوچھتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب واقع ہوگی؟''

9۔صاخہ (اَلصَّاخَّةُ......کان پھوڑنے والی):

قیامت کا نام صاخہ (اَلصَّاخَّةُ) بھی آیا ہے۔ جو صَخَّ يَصِخُّ سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ایسی سخت آواز کے ہیں جو کانوں کو بہرا کردینے والی ہو یا کان پھوڑنے والی ہو۔

چونکہ قیامت کا حادثہ اتنی سخت آواز اور سخت دھماکے (Explosion) کے ساتھ پیش آئے گا کہ اس سے کان بہرے ہوجائیں گے، اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّاخَّةُ o ﴾ [عبس:34]

''پھر جب وہ کانوں کو بہرا کردینے والی آئے گی۔''

10۔طامۃ الکبریٰ (بڑی آفت):

قرآنِ مجید میں قیامت کو طامۃ الکبریٰ (اَلطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ...... بڑی آفت) بھی کہا گیا ہے۔ طامہ اصل میں طَمَّ يَطِمُّ سے اس فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ایسی چیز کے ہیں جو سب پر چھا جائے۔ یا ایسی آفت جو ہر ایک چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ اور کُبْرٰی کے معنی ہیں: ''بہت بڑی۔''

گویا قیامت ایسی بڑی مصیبت اور ہولناک آفت ہوگی جو ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
لے گی اور سب پر چھا جائے گی۔کوئی اس سے بچ نہیں سکے گا۔

چنانچہ ارشاد ہوا کہ:

﴿ فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ٥ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعٰى ٥ ﴾

[النازعات:35-34]

''پھر جب وہ بڑی آفت آئے گی تو اس دن انسان کو اپنا کیا سب یاد آ جائے گا۔''

11۔ فتح (الفتح......فیصلہ):

قرآن میں قیامت کا ایک نام فتح (الفتح) بھی آیا ہے۔ جو فَتَحَ کا مصدر ہے۔اور جس کے معنی کھولنے، شک دور کرنے اور فیصلہ کرنے کے آتے ہیں۔قیامت کے لیے فتح یا الفتح کا مفہوم فیصلے ہی کا ہے۔ کیونکہ اس دن لوگوں کے اعمال کے لحاظ سے ان کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ٥ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ٥ ﴾ [السجدة:29-28]

''اور وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بتاؤ فیصلے کا دن کب آئے گا؟ آپ کہہ دیجیے فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔''

12۔ قارِعة (اَلْقَارِعَة......کھٹکھٹانے والی):

قرآن میں قیامت کو قارعہ (القارعہ) بھی کہا گیا ہے۔ یہ قَرَعَ یَقْرَعُ سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے،جس کے معنی ہیں کھٹکھٹانے والی، اچانک آنے والی، ناگہانی مصیبت۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ اَلْقَارِعَةُ ٥ مَا الْقَارِعَةُ ٥ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ٥ ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[القارعة: 1 تا 3]

''وہ کھٹکھٹانے والی۔ کیا ہے وہ کھٹکھٹانے والی؟ اور تم کیا سمجھے کہ وہ کیا ہے کھٹکھٹانے والی؟''

13۔ نبا العظیم (بڑی خبر):

قیامت کا ایک نام ''نبا العظیم'' (بڑی خبر) بھی آیا ہے۔ ''نبا'' کے معنی خبر، اہم خبر کے ہیں۔ قیامت کو اس لیے النبا العظیم (بڑی خبر) کہا گیا کہ جب وہ برپا ہوگی تو اس وقت ساری دنیا میں ہلچل مچ جائے گی اور اس سے بڑی خبر کوئی اور نہ ہوگی۔ ہر کسی کو اس کا پتہ چل جائے گا، کوئی اس سے بے خبر نہ رہے گا۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ:

﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ o عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ o الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ o ﴾

[النباء: 3-1]

''وہ کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کیا بڑی خبر کے بارے میں، جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔''

14۔ واقعہ (الواقعة...... واقع ہونے والی):

قرآنِ مجید میں قیامت کو واقعہ (الواقعہ) بھی کہا گیا ہے۔ یہ وَقَعَ يَقَعُ سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی واقع ہونے والی اور لازمی طور پر وقوع پذیر ہونے والی چیز کے ہیں۔ چونکہ قیامت ضرور واقع ہوگی اس لیے اس یہ نام دیا گیا۔ قرآن میں ایک سورت کا نام ہی الواقعہ ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ o لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ o ﴾ [الواقعة: 2-1]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جب قیامت واقع ہوگی، جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔‘‘

15۔ وعد (الوعد...... وعدہ Promise، تنبیہ Warning):

قیامت کو قرآن نے وعد (الوعد) کا نام بھی دیا ہے۔ وَعْدٌ مصدر ہے جس کے معنی وعدہ کرنے (Promise) اور تنبیہ کرنے (Warning) کے ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ اکثر مقامات پر قیامت کے معنوں میں آیا ہے۔ قیامت کو وعدہ کہنے سے خوشگوار وعدہ بھی مراد ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس دن نیک لوگوں کو انجام خوشگوار ہوگا۔ یہی ان سے دنیا میں وعدہ کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہی وعدہ ناخوشگوار بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ نافرمانوں کا انجام بڑا ناخوشگوار ہوگا۔ اور یہی ان سے دنیا میں وعدہ کیا گیا ہے جو ان کے حق میں آج تنبیہ اور دھمکی ہے جو پوری ہوکر رہے گی کہ ان کا برا انجام ہوگا۔

چنانچہ قرآن میں کافروں کا یہ اعتراض بار بار آیا ہے کہ قیامت کب ہوگی؟ اور اس کے لیے وعد (الوعد) کا لفظ آیا ہے۔

﴿ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ [یونس:48]

’’اور وہ کہتے ہیں یہ عذاب کا ڈراور کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔‘‘

16۔ یومِ آخر (اَلْيَوْمُ الْآخِرُ...... آخری دن):

قیامت کو یومِ آخر (اَلْيَوْمُ الْآخِرُ) بھی کہا گیا ہے۔ اَلْيَوْمُ کے معنی ہیں: ’’دن‘‘ اور اَلْآخِرُ کے معنی ہیں: ’’آخری‘‘۔ اَلْيَوْمُ الْآخِرُ کے معنی ہوئے آخری دن۔

چونکہ قیامت کا دن دنیا کی اس زندگی کے بعد آئے گا، اس لیے اسے یومِ آخر (اَلْيَوْمُ الْآخِرُ) کہا گیا۔ گویا یہ دنیا یومِ اوّل ہے اور وہ دنیا یومِ آخر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

[البقرة:8]

"بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔"

17۔ یوم آزفہ (یَوْمُ الآزِفَة..... قریب آنے والی کا دن):

قرآن میں قیامت کو یومِ آزفہ (یوم الآزفہ) بھی کہا گیا ہے۔ آزفہ دراصل اَزِفَ یَزِفُ سے اسم فاعل مونث کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ہیں: "قریب آنے والی، قریب آجانے والی۔"

چونکہ قیامت جلد آنے والی ہے۔ گویا وہ قریب ہی آن لگی ہے، اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۝ ﴾

[المؤمن:18]

"اور آپؐ ان کو قریب آجانے والے دن سے ڈرائیں، جب کلیجے منہ کو آجائیں گے۔"

18۔ یوم الیم (دردناک دن):

قرآن میں قیامت کو "یوم الیم" (دردناک دن) بھی کہا گیا ہے۔ اَلِیْمٌ دراصل فَعِیْلٌ کے وزن پر ہے اور بمعنی فاعل ہے۔ اس کے معنی ہیں المناک، دردناک اور دکھ دینے والا۔

قیامت کے دن چونکہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا، اس لیے اس دن کو "یوم الیم" سے تعبیر کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ اِنِّىٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ ﴾ [هود:26]

’’بے شک مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر دردناک عذاب آئے گا۔‘‘

19۔یوم البعث (جی اٹھنے کا دن):

قرآن میں قیامت کو یوم البعث بھی کہا گیا ہے۔ بَعَث کے اصل معنی تو بھیجنے، مبعوث کرنے اور اُٹھا کھڑا کرنے کے ہیں۔ لیکن جب اس کا استعمال مردوں کے بارے میں ہو تو پھر اس سے دوبارہ زندہ ہونا یا دوبارہ جی اٹھنا مراد ہوتا ہے۔

چونکہ قیامت کے دن مردے دوبارہ جی اٹھیں گے، اس لیے اسے یوم البعث (جی اٹھنے کا دن) کا نام دیا گیا۔

چنانچہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

﴿ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [الزمر:56]

’’تو یہ وہی جی اٹھنے کا دن ہے، لیکن تم جانتے نہ تھے۔‘‘

20۔ یوم تغابن (يَوْمُ التَّغَابُنُ ...... ہار جیت کا دن):

قیامت کو قرآنِ مجید میں یوم تغابن (يَوْمُ التَّغَابُنُ) بھی کہا گیا ہے۔ تَغَابُنٌ مصدر ہے تَفَاعُلٌ کے وزن پر، جس کے معنی غبن ظاہر کرنے اور ہار جیت کے ہیں۔

چونکہ قیامت کے دن ہر کسی کا غبن ظاہر ہوگا اور وہ ہار جیت کا دن ہوگا۔ جس میں نیک لوگ بازی جیتیں گے اور برے لوگ بازی ہاریں گے، اس لیے اسے یوم تغابن (غبن ظاہر ہونے کا دن۔ ہار جیت کا دن) قرار دیا گیا۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام بھی التغابن ہے۔

چنانچہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے کہ:

﴿ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ط ﴾ [التغابن:9]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس دن وہ تمہیں جمع کرے گا، وہی ہار جیت کا دن ہوگا۔''

21۔ یومِ تلاق (یومُ التّلاق ...... ملاقات کا دن):

قرآن میں قیامت کو یومِ تلاق (یوم التلاق) کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ تَلاقْ اصل میں تَلاقِیٌ تھا۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ''ی'' گر گیا۔ یہ تَفَاعُلٌ کے وزن پر مصدر ہے، جس کے معنی ایک دوسرے سے ملنے اور ملاقات کرنے کے ہیں۔

چونکہ قیام کے دن لوگ جمع ہوکر ایک دوسرے سے اور اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اس لیے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ﴾

[المؤمن:15]

''وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے خبردار کردے۔''

22۔ یومِ تناد (يَوْمُ التَّنَادِ...... ایک دوسرے کو پکارنے کا دن):

قرآن میں قیامت کا ایک نام یوم تناد (يَوْمُ التَّنَادِ) بھی آیا ہے۔ تَنَادْ اصل میں تَنَادِیٌ تھا۔ یہ تَفَاعُلٌ کے وزن پر مصدر ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اس کا حرف علت (ی) حذف ہوگیا ہے۔ 'تنادی' کے معنی ہیں ''ایک دوسرے کو پکارنا، فریاد کرنا اور چیخ و پکار کرنا ہے۔

قیامت کے دن چونکہ لوگ ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکاریں گے اور فریاد کریں گے، اس لیے اس کا یہ نام ہوگیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ يٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ۝ ﴾ [المؤمن:32]

"اور اے میری قوم! مجھے تمہارے بارے میں اس دن کا ڈر ہے جب چیخ و پکار اور فریاد ہوگی۔"

23۔ یوم جمع (یَوْمُ الْجَمْعِ ...... جمع ہونے کا دن):

قرآن میں قیامت کو یوم جمع (یَوْمُ الْجَمْعِ ...... جمع ہونے کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں: "اکٹھا ہونے یا جمع ہونے کا دن۔"

قیامت کا یہ نام اس لیے ہے کیونکہ اس دن سب لوگ حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع کیے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ط فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝ ﴾

[الشوریٰ:7]

"اور اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف عربی قرآن نازل کیا ہے، تاکہ آپؐ مکے والوں اور اس کے آس پاس والوں کو خبردار کریں اور سب کو جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ پھر ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں۔"

24۔ یوم حساب (یَوْمُ الْحِسَابِ ...... حساب کا دن):

قرآن میں قیامت کو یوم الحساب (حساب کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں: "حساب کا دن۔"

چونکہ اس دن لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا، اس لیے اسے یوم حساب کہا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

﴿ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ [ص:16]

”اور وہ کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے دے دے۔“

25۔ یوم حسرت (حسرت کا دن):

قیامت کے دن کو قرآن میں یوم حسرت (يَوْمُ الْحَسْرَةِ) بھی کہا گیا ہے۔ حسرت کے معنی پشیمانی، افسوس اور پچھتاوے کے ہیں۔

چونکہ قیامت کے روز اعمال کا حساب ہونے پر اکثر لوگ اپنے کیے پر پشیمان ہوں گے اور پچھتائیں گے اس لیے اسے یوم الحسرت (حسرت و پشیمان کا دن) کہا گیا ہے۔

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ [مریم:39]

”اور آپؐ ان کو حسرت کے دن سے خبردار کریں جب ساری باتوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ابھی وہ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔“

26۔ یوم حق (اَلْيَوْمُ الْحَق ...... برحق دن):

قرآن میں قیامت کے دن کو یوم حق (اَلْيَوْمُ الْحَقِّ) بھی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں: ”برحق دن“ یعنی وہ دن جس کا آنا یقینی اور اٹل ہے۔

قیامت چونکہ برحق اور اٹل ہے اس لیے اسے یوم حق (اَلْيَوْمُ الْحَقِّ) کا نام دیا گیا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ:

﴿ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴾ [النبا:39]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ دن برحق ہے، اب جو کوئی چاہے اپنے رب کے ہاں اپنے لیے اچھا ٹھکانا بنا لے۔''

27۔ یوم خروج (یَوْمُ الْخُرُوْجِ...... نکلنے کا دن):

قرآن میں قیامت کے دن کو یوم الخروج (نکلنے کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''نکلنے کا دن۔''

چونکہ قیامت کے دن جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے باہر نکل پڑیں گے اس لیے اس دن کو یہ نام دیا گیا۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر ہے کہ:

﴿ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ ﴾ [قٓ:42]

''جس دن وہ واقعی سخت آواز سنیں گے، وہی قبروں سے نکلنے کا دن ہو گا۔''

28۔ یوم خلود (یومُ الخلود...... ہمیشہ کا دن):

قرآن میں قیامت کو یومُ الخلود (ہمیشہ کا دن) بھی کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں: ''ہمیشہ کا دن'' خُلُوْدٌ مصدر ہے خَلَدَ يَخْلُدُ کا، جس کے معنی ہمیشہ رہنے کے ہیں۔ چونکہ آخرت میں نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتیں ہمیشہ کے لیے ہوں گی اور کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہمیشہ رہے گا اس لیے آخرت کو یومُ الخلود سے تعبیر کیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ ﴾ [قٓ:34]

''تم سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔''

29۔ یومُ الدین (بدلے کا دن۔ جزا وسزا کا دن):

قرآن میں قیامت کو یومُ الدِّیْن (بدلے کا دن) بھی کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بدلے کا دن، جزا وسزا کا دن۔''

چونکہ قیامت کے دن لوگوں کو اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا، جنت کی صورت میں یا دوزخ کی شکل میں۔ اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔ ویسے دنیا کو دارُ العمل (کام کرنے کا گھر) اور آخرت کو دارُ الجزاء (بدلے کا گھر) بھی کہا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کہتا ہے کہ:

﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ [الفاتحه]

''بدلے کے دن کا مالک۔''

30۔ یومِ عَسِر ، یومِ عَسِیْر (سخت دن، کٹھن دن):

قیامت کو یومِ عسِر یا یَوْمِ عَسِیْر بھی کہا گیا ہے۔ عَسِرُ اور عَسِیْر دونوں صفت مشتبہ ہیں جن کے معنی ہیں: سخت، کٹھن، مشکل، دشواری، بھاری۔

قیامت کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ وہ دن بڑا سخت ہو گا۔ کٹھن اور دشوار ہو گا۔ اضطراب اور نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ ہر کسی کو اپنی پڑی ہوگی۔ سب مشکل میں پھنسے ہوں گے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ:

﴿ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ ﴾ [القمر:8]

''کافر لوگ کہیں گے یہ بڑا سخت دن ہے۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

﴿ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ ﴾ [المدثر:9]

''تو وہ اُس دن بڑا سخت دن ہوگا۔''

31۔ یومِ عظیم (بڑا دن، بھاری دن):

قیامت کے دن کو قرآن میں ''یومِ عظیم'' بھی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''بڑا دن،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاری دن۔''

چونکہ قیامت کا دن بڑا طویل ہوگا۔ کٹھن، مشکل اور بھاری ہوگا۔ اس کی مدت پچاس ہزار برس ہوگی۔ اس لیے اس کا یہ نام دیا گیا۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ:

﴿ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ ﴾ [الانعام:15]

''آپ کہیں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

32۔ یوم عقیم (بانجھ دن، منحوس دن):

قرآن میں روزِ قیامت کو ''یوم عقیم'' بھی کہا گیا ہے۔ عَقِیْمٌ دراصل عَاقِرٌ کے مفہوم میں ہے جس کے معنی ہیں بانجھ، منحوس۔

قیامت کے دن کو جو یہ نام دیا گیا تو کافروں اور نافرمانوں کے حوالے سے دیا گیا۔ جن کے حق میں وہ دن منحوس اور بے فائدہ ثابت ہوگا۔ ان کے لیے اس میں کوئی مفاد نہ ہوگا بلکہ اُنہیں اُلٹا عذاب میں پکڑا جائے گا۔

دوسرا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیامت وہ آخری دن ہے جس کے بعد کوئی اور دن نہیں ہے۔ گویا آخرت کے بعد بھی آخرت ہی ہے کوئی اور زمانہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ۝ ﴾ [الحج:55]

''یا اُن پر ایک بانجھ اور منحوس دن کا عذاب آجائے۔''

33۔ یوم فتح (یومُ الْفَتْح ...... فیصلے کا دن):

قیامت کے دن کو یوم الفتح (فیصلے کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ فتح یہاں فیصلے کے معنوں میں ہے۔ چونکہ اُس روز لوگوں کے اعمال کا فیصلہ ہوگا کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی، اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اس دن کو فیصلے کا دن کہا گیا۔

اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ o قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ o ﴾ [السجدہ:29]

''اور وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بتاؤ فیصلے کا دن کب آئے گا؟ کہہ دیجئے! فیصلے کے دن کافروں کا ایمان لانا اُن کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی۔''

34۔ یومِ فصل (يَوْمُ الْفَصْلِ ...... فیصلے کا دن):

قرآن میں قیامت کا ایک نام یومِ فصل (يَوْمُ الْفَصْلِ ...... فیصلے کا دن) بھی آیا ہے۔ عربی زبان میں فصل کے اصل معنی ''جدائی'' کے ہیں لیکن یہاں یہ لفظ فیصلے اور فرق و امتیاز کے معنوں میں آیا ہے۔

یومِ فصل سے مراد قیامت ہے جو کہ فیصلے کا دن ہے۔ اس دن حق و باطل کا بھی فیصلہ ہو گا۔ لوگوں کے جنتی یا دوزخی ہونے کا بھی فیصلہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ o ﴾ [الصافات:21]

''یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔''

35۔ یومِ قیامت (يَوْمُ الْقِيَامَةِ ...... قیامت کا دن):

آخرت کو يَوْمُ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت کا دن بھی کہا گیا ہے۔ عربی زبان میں قیامت کے معنی ایک دم کھڑے ہونے کے ہیں۔ پھر قیام کا لفظ ثبوت کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ پہلے مفہوم کے لحاظ سے قیامت کے دن چونکہ سب لوگ فوراً اُٹھ کھڑے ہوں گے اس لیے اسے یہ نام دیا گیا۔ دوسرے مفہوم میں چونکہ قیامت کا دن برحق اور اٹل ہے اور ایک واقعی حقیقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لیے اسے اس نام سے تعبیر کیا گیا۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

﴿ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾ [البقرہ:85]

''اور قیامت کے دن اُن کو سخت عذاب میں دھکیل دیا جائے گا۔''

36۔ یوم کبیر (بڑا دن):

قرآن میں قیامت کے دن کو یوم کبیر (بڑا دن) بھی کہا گا ہے۔ کَبِیْرٌ کا لفظ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشتبہ کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ہیں: وسعت اور مقدار میں بڑا، یا ہولنا کیوں میں بڑا۔

چونکہ قیامت کے دن میں یہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں اس لیے اسے ''یومِ کبیر'' (بڑا دن) کا نام دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴾ [ھود:3]

''اور اگر تم نہیں مانو گے تو مجھے ڈر ہے کہ تم ایک بڑے دن کے عذاب سے نہ بچ سکو گے۔''

37۔ یوم مجموع (جمع ہونے کا دن۔ ہجوم کا دن):

قیامت کے دن کو ''یومِ مجموع'' (جمع ہونے کا دن۔ ہجوم کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ مجموع جَمَعَ، یَجْمَعُ سے اسم مفعول ہے۔ یومِ مجموع سے مراد وہ دن ہے جس میں سب لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور حساب کتاب کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوں گے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴾ [ھود:103]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس دن سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہوگا۔''

38۔ یومِ محیط (گھیر لینے والا دن):

قیامت کو ''یومِ محیط'' (گھیر لینے والا دن) بھی کہا گیا ہے۔ محیط کا لفظ اَحَاطَ یُحِیطُ سے اسم فاعل ہے۔ جس کے معنی ہیں ''گھیرنے والا، گھیر لینے والا۔''

چونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ہر چیز کو ہر طرف سے گھیر لے گا اور اُس پر قابو پالے گا۔ کوئی اس کے احتساب سے بچ نہیں سکے گا اس لیے قیامت کے دن کو ''یومِ محیط'' (گھیر لینے والا دن) کہا گیا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ:

﴿ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ مُّحِیۡطٍ ۝ ﴾ [ھود:84]

''بے شک مجھے ڈر ہے کہ تم پر گھیر لینے والے دن کا عذاب نہ آ جائے۔''

39۔ یومِ مشہود (حاضری کا دن):

قیامت کے دن کو یومِ مشہور (حاضری کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ مشھود شَھِدَ یَشۡھَدُ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں ''حاضر کیا گیا''

چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اپنی عدالت میں حاضر کرے گا اس لیے اس دن کو ''یومِ مشہود'' (حاضری کا دن) کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّہُ النَّاسُ وَ ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّشۡہُوۡدٌ ۝ ﴾ [ھود:103]

''اس دن سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہوگا۔''

40۔ یومِ معلوم (معلوم دن):

قرآن میں قیامت کو یومِ معلوم (معلوم دن) بھی کہا گیا ہے۔ معلوم عَلِمَ یَعۡلَمُ سے اسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفعول ہے جس کے معنی معلوم، مقرر اور معین کے ہیں۔

چونکہ قیامت کا دن اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اُس نے لوگوں کو بھی اس کے بارے میں آگاہ فرما دیا ہے اور وہ مقرر اور متعین بھی ہے اس لیے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

قرآن کہتا ہے کہ:

﴿ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ اِلٰی مِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝ ﴾ [الواقعہ:50]

''سب ایک مقررہ دن کے وقت پر جمع کیے جائیں گے۔''

41۔ یوم موعود (وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا):

قرآن میں قیامت کو یومِ موعود (وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا، وعدے کا دن) بھی کہا گیا ہے۔ مَوْعُوْدٌ اصل میں اسم مفعول ہے وَعْدٌ مصدر سے۔ یومِ موعود کے معنی ہیں وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا۔

قیامت کو یومِ موعود کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کے واقع ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔

چنانچہ اللہ سبحانہٗ نے اس دن کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۝ ﴾

''قسم ہے اس دن کی جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔''

42۔ یوم وعید (ڈراوے کا دن۔ دھمکی کا دن):

قرآن نے روزِ قیامت کو ''یومِ وعید'' کا نام بھی دیا ہے۔ وعید کا لفظ مصدر ہے جس کے معنی تنبیہ، دھمکی اور عذاب کے وعدے کے ہیں۔

چونکہ اس دن عذاب سے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے اس لیے یہ نام رکھا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ ﴾ [قٓ:20]

''اور صور پھونکا جائے گا تو وہ ڈراوے کا دن ہوگا۔''

43۔یومُ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (مقررہ وقت کا دن):

قرآن میں قیامت کے دن کو یَوْمُ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (مقررہ وقت کا دن) بھی کہا گیا ہے۔

چونکہ قیامت کے برپا ہونے کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر اور معین ہے اور اس کے علم میں ہے اس لیے اس دن کو یہ نام دے دیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ ﴾ [الحجر:38]

''اس دن تک کے لیے جو کہ مقررہ وقت ہے۔''

اس طرح قیامت کے یہ سب نام قرآن مجید میں موجود ہیں جن سے اس دن کی مختلف کیفیات، احوال اور مراحل کا پتہ چلتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ قیامت پر دو عقلی دلیلیں

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ﴾

[الحج: 5 تا 6]

”اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ جی اُٹھنے کے متعلق شک ہو تو غور کرو کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، جو پہلے خون کا لوتھڑا بنتا ہے، پھر گوشت کی بوٹی بنتی ہے جو پوری شکل والی ہوتی ہے اور ادھوری بھی ہوتی ہے، تا کہ ہم اپنی قدرت اور حکمت تم پر واضح کریں۔ پھر جس نطفے کو ہم تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں اُسے ایک خاص مدت تک عورت کے رحم میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں۔ پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو۔ تم میں سے کوئی شخص پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی شخص بڑھاپے کی ایسی نکمی حالت تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ وہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتا۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تر و تازہ ہو کر اُبھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی خوشنما چیزیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُگاتی ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ برحق ہے اور یہ کہ وہ بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ کہ اللہ ضرور اُن لوگوں کو دوبارہ اُٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔"

تفسیر:

سورۃ الحج کی ان آیات میں قیامت کے ہونے پر یہ دو عقلی دلیلیں دی گئی ہیں:

1۔ جو خدا انسان کو پہلی بار پیدا کرسکتا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے۔

2۔ جو خدا بارش کے ذریعے خشک اور مردہ زمین کو سرسبز و شاداب کرسکتا ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کرسکتا ہے۔

قیامت کے واقع ہونے پر قرآن مجید میں عقلی استدلال سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چند مزید آیات ملاحظہ ہوں:

1۔ ﴿ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ○ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى○ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى○ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى○ ﴾

[القيامة: 36 تا 40]

"کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے مرنے کے بعد یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ کیا وہ ٹپکائی ہوئی منی کی ایک بوند نہ تھا۔ پھر وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اس کا ناک نقشہ بنایا۔ پھر اس کے اعضاء درست کیے، پھر اس کی دو قسمیں کردیں، مرد اور عورت۔ تو کیا وہ اللہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے؟"

2۔ ﴿ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ○ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ○ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○ ﴾ [قٓ: 9 تا 11]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔ پھر اس سے باغ اُگائے، کاٹی جانے والی فصلیں اُگائیں، کھجوروں کے لمبے درخت پیدا کیے جن میں تہ بہ تہ خوشے لگتے ہیں۔ یہ سب بندوں کو روزی دینے کے لیے ہے اور ہم نے پانی کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندہ کیا، اسی طرح لوگ قبروں سے نکلیں گے۔''

3۔ ﴿ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○ ﴾ [یٰسٓ: 78، 79]

''انسان کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ان ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ آپ کہہ دیجئے! انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے اُنہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ سب طرح پیدا کرنا جانتا ہے۔''

4۔ ﴿ وَقَالُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ ﴾ [بنی اسرائیل: 49 تا 51]

''اور وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم مرنے کے بعد ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا۔ آپ کہہ دیجئے! خواہ تم مٹی میں مل کر پتھر یا لوہا بن جاؤ۔ یا کوئی اور شے جو تمہارے خیال میں ان سے بھی زیادہ سخت ہو تو بھی تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ اس طرح کون ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ جواب دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔''

5۔ ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ﴾ [حٰمٓ السجدہ: 39]

''اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو زمین سوکھی پڑی ہوئی ہے، پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ اُبھرتی ہے اور پھولتی ہے۔ بے شک جس نے اسے زندہ کر دیا وہ مردوں کو زندہ کر دینے والا ہے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

6۔ ﴿ وَالَّذِىْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴾ [الزخرف:11]

"اور اُسی نے ایک خاص اندازے سے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کیا۔ اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔"

قرآن مجید میں آخرت پر جو عقلی دلیلیں دی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے جو یہ جہان پیدا کر سکتا ہے تو وہ ایک اور جہان بھی پیدا فرما سکتا ہے۔

2۔ دنیا میں ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل کرنا اور آخرت میں جنت کی نعمتوں کا مستحق ہونا ہے۔

3۔ جس طرح ہر عمل کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اسی طرح نیکی اور برائی کا بھی کوئی نتیجہ ہونا چاہیے۔ اسی لیے آخرت کی زندگی ہے جہاں نیکی اور برائی کا نتیجہ نکلے گا۔

4۔ ہماری دنیا کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے یہاں کوئی چیز طاق (Odd) اور اکہری (Single) نہیں بلکہ اس کا ایک جوڑا (Pair) ہے۔ نر کے لیے مادہ، مرد کے لیے عورت، زندگی کے لیے موت، رات کے لیے دن، صبح کے لیے شام، آسمان کے لیے زمین، سردی کے لیے گرمی، بہار کے لیے خزاں، مثبت (Positive) کے لیے منفی (Negitive)، الیکٹرون (Electron) کے لیے پروٹون (Proton)۔

سوال یہ ہے کیا ہماری دنیا کا بھی کوئی جوڑا ہے؟ جواب یہ ہے کہ آخرت ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے لیکن اس کے عدل کا ظہور ہماری دنیا میں پوری طرح نہیں ہے۔ یہاں پر ظلم و زیادتی ہے، انصاف نہیں ہے۔ آخرت اس لیے ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفت عدل کا پورا ظہور ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ نبیؐ کی اطاعت میں نجات ہے

﴿ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡا فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۝ ﴾ [الحج: 49 تا 51]

''کہہ دیجئے، اے لوگو! میں تمہیں صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کیا تو اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ لیکن جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے میں لگے ہوئے ہیں وہی دوزخ والے ہیں۔''

تفسیر:

ان آیات میں عام لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا گیا کہ نبی ﷺ کا کام دین کی دعوت پہنچانا ہے۔ جو لوگ اُسے قبول کریں اُن کے لیے بخشش اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری ہے اور جو لوگ اس دعوت کو ٹھکرا دیں اُن کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ لوگوں کے اعمال کا اُن سے حساب لے اور اُن کو عذاب دے۔ یہ کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ جب چاہے گا کافروں کو عذاب دے گا۔

نبی کا کام لوگوں کو خبردار کرنا اور برے اعمال کے برے انجام سے ڈرانا ہے۔

یہی مضمون قرآن کی درج ذیل آیات میں بھی ہے:

1۔ ﴿ وَقُلۡ اِنِّىۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ ۝ ﴾ [الحجر: 89]

''اور آپؐ کہہ دیجئے! بے شک میں کھلم کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ ﴿ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ط اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ o ﴾ [الاحقاف:9]

''آپ کہہ دیجئے! میں کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔''

3۔ ﴿ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ o ﴾ [الاعراف:184]

''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے بلکہ وہ تو کھلا ڈرانے والا ہے۔''

4۔ ﴿ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ o ﴾ [الاعراف:188]

''میں تو ایک ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں ایمان لانے والوں کے لیے۔''

ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اس کے چند حوالے دیکھئے:

1۔ ﴿ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ o ﴾ [البقرہ:82]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے، ایسے لوگ جنتی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔''

2۔ ﴿ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ o ﴾ [المومن:40]

''اور جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت لیکن ہو صاحب ایمان، تو ایسے لوگ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انہیں بے حساب روزی دی جائے گی۔‘‘

3۔ ﴿ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ [البقرہ:25]

’’اور اُن لوگوں کو خوشخبری دے دیجئے جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کیے کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہوں گے جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔‘‘

4۔ ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾

[البقرہ:277]

’’بے شک جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے نیک کام کیے، نماز کی پابندی کی اور زکوۃ ادا کی، اُنہیں اپنے رب کے ہاں اس کا اجر ملے گا۔ اُنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

رہے وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، قرآن کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے عذاب ہی عذاب ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝ ﴾ [النحل:88]

’’جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسرے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا، ہم اُنہیں عذاب ہی عذاب دیں گے کیونکہ وہ دنیا میں فساد کرتے رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ شرک کی حقیقت

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ ﴾ [الحج:73، 74]

”اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو! تم لوگ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارتے ہو، وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔اور اگر مکھی اُن سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اسے اس سے چھڑا نہیں سکتے۔کمزور ہیں، مدد چاہنے والے اور کمزور ہیں وہ جن سے مدد چاہی گئی۔انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے۔“

تفسیر:

اس آیت میں عام انسانوں کو بالخصوص مشرکین کو خطاب کر کے اُن کو شرک کی حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے کہ جن معبودوں کو وہ پکارتے ہیں وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔اور اگر ان بتوں کی نیاز اور شیرینی سے کوئی مکھی کچھ لے جائے تو اس سے واپس نہیں لے سکتے۔کتنے عاجز اور بے بس معبود ہیں جو اپنے اوپر بیٹھنے والی مکھی کو اُڑا بھی نہیں سکتے۔ایسے جھوٹے معبودوں کی پوجا صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عقل کے اندھے ہوں۔جو خالق اور مخلوق میں تمیز نہ کر سکتے ہوں۔جو اللہ کی پہچان نہ رکھتے ہوں اور نہ اُس کی قدر و منزلت کا اُن کو کوئی اندازہ ہے۔بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی مضمون جو شرک کے خلاف اور توحید کے حق میں ہے۔ قرآن نے درج ذیل مقامات پر بھی بیان کیا ہے:

1۔ ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ۝ ﴾ [الفرقان: 1 تا 3]

”بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ سارے جہان والوں کو خبردار کردے۔ اُسی ذات کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس نے اپنی کوئی اولاد نہیں بنائی۔ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔ مگر ان مشرکوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود بنا لیے جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں جنہیں اختیار نہیں نفع اور نقصان کا، نہ موت کا، نہ زندگی کا اور نہ دوبارہ پیدا کرنے کا۔“

2۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ ﴾

[الفاطر: 13]

”اور اُس اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔“

3۔ ﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ ﴾

[السبا: 22]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آپ کہہ دیجیے کو تم پکار دیکھو ان کو جنہیں تم نے اللہ کے سوا اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں ان دونوں کا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔“

4۔ ﴿ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ﴾ [الرعد:16]

”آپ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کا مالک کون ہے؟ پھر کہہ دیجیے کہ اللہ ہی سب کا مالک ہے۔ پھر ان سے کہیے کہ تم نے کیوں اس کے سوا دوسروں کو اپنا کارساز بنا رکھا ہے جو خود اپنے لیے بھی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ آپ ان سے پوچھیں کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا اندھیرا اور اُجالا دونوں برابر ہو جائیں گے۔ کیا اُنہوں نے اللہ کے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اسی کی طرح کچھ چیزیں پیدا کی ہوں جس سے خالقوں کے بارے میں شبہ لاحق ہو گیا ہو؟ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور وہ اکیلا اور زبردست ہے۔“

5۔ ﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ ﴾ [بنی اسرائیل:56]

”آپ کہہ دیجیے کہ تم اپنے معبودوں کو پکار دیکھو جنہیں تم اللہ کے سوا اپنا کارساز سمجھتے ہو وہ نہ تمہاری کسی مصیبت کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اُسے بدل سکتے ہیں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ تقویٰ، قیامت اور دنیا

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴾ [لقمان:33]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اُس دن سے ڈرو جب نہ کوئی باپ اپنی اولاد کے کام آئے گا، اور نہ کوئی اولاد اپنے باپ کے کام آئے گی۔ بے شک اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے لہٰذا نہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ شیطان دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکا دے۔"

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے اگرچہ اس سے ابتدائی طور پر قریش کے مشرکین مراد ہیں۔

سب سے پہلے یہ فرمایا گیا کہ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اس کی اطاعت کرو، اس کی نافرمانی نہ کرو۔ پھر ساتھ ہی فرمایا اس دن کے عذاب سے ڈرو جس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا۔ نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آئے گا۔ صرف اپنے وہ نیک اعمال کام آئیں گے جو اس سے پہلے دنیا میں کیے ہوں گے۔

پھر فرمایا: قیامت کا دن برحق اور اٹل ہے۔ وہ ضرور آ کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

آخر میں لوگوں کو درج ذیل دو باتوں سے منع کرنے سے خبردار کیا گیا کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ دنیا کی عارضی اور فانی زندگی سے کبھی دھوکا نہ کھانا۔ اسے اپنا مقصدِ حیات نہ سمجھ لینا۔

2۔ شیطان کے دھوکے میں کبھی نہ آنا، وہ اپنے وسوسوں سے انسان کو برائی پر آمادہ کرتا ہے اور نیکی سے باز رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ مضمون کئی جگہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔ مثال کے طور پر درج ذیل آیات پر غور کیجئے:

1۔ ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ﴾ [البقرہ:84]

''اور اس دن سے ڈرو، جب کوئی جان کسی دوسری جان کے کام نہ آئے گی، نہ کسی کی سفارش مانی جائے گی، نہ کسی سے مال لے کر اسے چھوڑا جائے گا اور نہ اُنہیں کہیں سے کوئی مدد پہنچ سکے گی۔''

2۔ ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ﴾ [البقرہ:123]

''اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، نہ کسی سے معاوضہ لے کر اسے چھوڑا جائے گا، نہ کوئی سفارش چلے گی اور نہ کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔''

3۔ ﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ ﴾

[عبس: 34 تا 36]

''جس دن انسان بھاگے گا اپنے بھائی سے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے۔''

4۔ ﴿ يَوْمَ لَا يُغْنِیْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ [الدخان: 41، 42]

''جس دن کوئی عزیز کسی عزیز کے کام نہ آئے گا اور نہ اُنہیں کوئی مدد پہنچ سکے گی۔ مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جس پر اللہ رحم فرما دے گا۔ بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

اسی طرح دنیا کی حقیقت کو بھی قرآن مجید میں جا بجا مثالوں سے واضح کر دیا گیا ہے۔

شیطان کے دھوکے اور فریب کو بھی قرآن حکیم نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔توحیداور شکر

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○﴾

[فاطر:3]

''اے لوگو! اپنے اُوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو۔کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں سے بہکائے جارہے ہو۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام لوگوں سے خطاب ہے۔

سب سے پہلے اس آیت کے مضمون والی چند دوسری آیاتِ قرآنی ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ﴿ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ○﴾ [ابراھیم:34]

''اور اس نے تمہاری تمام ضرورتیں پوری کیں۔اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو شمار نہیں کر سکتے۔بے شک انسان بڑا بے انصاف اور بڑا ناشکرا ہے۔''

2۔ ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ○﴾

[الاحزاب:9]

''اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں تو ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اُن پر آندھی بھیجی اور ایسی فوج بھیجی جو تمہیں دکھائی نہیں دیتی تھی اور اللہ دیکھ رہا تھا جو کچھ تم کر رہے تھے۔"

3۔ ﴿ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا ۔ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ [النحل:114]

"تو اللہ کے دیے ہوئے حلال اور پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو کیونکہ بندگی کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔"

4۔ ﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ [الضحیٰ:11]

"اور اپنے رب کی نعمتیں بیان کرتے رہیں۔"

5۔ ﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ﴾ [آل عمران:103]

"اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔"

6۔ ﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۡ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴾

[المائدہ:7]

"اور اپنے اُوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو یاد کرو جو اُس نے تم سے لیا جب تم نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے مانا۔ ہر حال میں اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ دلوں کی بات بھی جانتا ہے۔"

7۔ ﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ﴾ [سبا:24]

"آپ کہہ دیجیے کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ پھر کہہ دیجیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ۔"

8۔﴿ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ ﴾ [النمل:64]

"بھلا کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ آپ پوچھیں اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔"

9۔ ﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۝ ﴾ [یونس:31]

"آپ کہہ دیجئے کون تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کون ہے جس کے قبضۂ قدرت میں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں ہیں؟ کون ہے جو جاندار کو بے جان میں سے اور بے جان کو جاندار میں سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو اس کائنات کا نظام چلا رہا ہے؟ وہ کہیں گے اللہ۔ آپ کہہ دیجیے پھر اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں۔"

آیت زیرِ تفسیر میں توحید کا مضمون بیان ہوا ہے۔

سب سے پہلے یہ ارشاد ہوا کہ لوگو! اپنے خالق اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد کرو اور اس کا شکر ادا کرو جو اس کی اطاعت اور بندگی کے ذریعے ہوسکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جب تم یہ مانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان و زمین کا اور کوئی خالق نہیں، جب تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ صرف وہی ایک ذات ہے جو منعمِ حقیقی ہے اور تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا کرنے والی ہے تو پھر اُسی کی عبادت اور اطاعت کرنے سے کیوں منہ موڑتے ہو اور شرک کیوں کرتے ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت، دنیا اور شیطان

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ ﴾ [فاطر:5 تا 6]

"اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ قیامت برحق ہے۔ لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکا دینے پائے۔ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ لہٰذا تم اسے اپنا دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے تاکہ اُنہیں گمراہ کر کے دوزخی بنائے۔"

تفسیر:

اس مقام پر بھی تمام انسانوں سے خطاب ہے۔

یہی مضمون قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں بھی آیا ہے:

1۔ ﴿ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ﴾ [لقمان:33]

"بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکا دینے پائے۔"

2۔ ﴿ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ ﴾ [آل عمران:9]

"اے ہمارے رب! تیرا وعدہ ہے کہ تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرے گا اور اُس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔"

3۔ ﴿ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾

[الزمر:20]

"البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، اُن کے لیے جنت میں بالا خانوں پر بالا خانے ہوں گے۔ وہاں نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔"

4۔ ﴿ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ ﴾ [الكهف:98]

"اس نے کہا یہ سب کچھ میرے رب کا فضل ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔"

5۔ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ﴾ [البقرہ:208]

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

6۔ ﴿ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ [الانعام:143]

"اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

7۔ ﴿ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ﴾ [یوسف:5]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔“

8۔ ﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَأَنِ ٱعْبُدُونِى ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ ﴾ [یٰسٓ:60،61]

”اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا ، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔“

سورۂ فاطر کی مذکورہ آیات میں لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت اور جزا و سزا ہونے کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لہٰذا اُن کو دنیا کی زندگی کسی دھوکے فریب میں نہ ڈالے۔ دنیا کا مال و دولت، زیب و زینت، اولاد اور شان و شوکت اُن کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں۔ لہٰذا وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اور اس کی بندگی کریں۔

پھر فرمایا: اے لوگو! یہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ اپنے وسوسوں سے تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اُسے ہمیشہ اپنا دشمن سمجھو۔ اس سے دوستی ہرگز نہ کرو۔ شیطان اور اس کے ساتھیوں کی یہی کوشش ہے کہ وہ تم لوگوں کو بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جائیں۔ لہٰذا اُن سے بچنے کی کوشش کرو۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں فلاح و کامرانی حاصل ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18۔ اللہ بے نیاز ہے، بندہ محتاج ہے

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ○ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ○ ﴾

[فاطر:15 تا 17]

''اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر دے اور تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔''

تفسیر:

قرآن مجید میں یہی مضمون درج ذیل مقامات پر بھی آیا ہے:

1۔ ﴿ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ ﴾ [محمد:38]

''اور اللہ بے نیاز اور تم محتاج ہو۔''

2۔ ﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ ﴾ [البقرہ:267]

''اور یاد رکھو کہ اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔''

3۔ ﴿ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ○ ﴾ [النساء:131]

''اور اللہ بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔''

4۔ ﴿ یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ○ ﴾

[الرحمن:29]

''اُسی سے مانگتے ہیں آسمانوں والے بھی اور زمین والے بھی۔ وہ ہر وقت کام کرتا رہتا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ ﴿ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴾

[لقمان:12]

''اور جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔''

6۔ ﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴾

[لقمان:26]

''اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، بے شک اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔''

اس مقام پر بھی تمام انسانوں کو خطاب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے ہر وقت اور ہر معاملے میں محتاج ہو۔ اس لیے صرف اُسی کی عبادت کرو۔ اُسی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو تا کہ وہ تمہاری ہر طرح کی حاجتوں کو پورا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دے رکھی ہیں اُن کا شکر ادا کرو۔

ویسے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ وہ مخلوق کی عبادت کا محتاج نہیں۔ تمام مخلوقات اس کی محتاج ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔

اللہ رب العزت کی بے نیازی اور قدرت کاملہ کا حال یہ ہے کہ وہ چاہے تو سارے نافرمانوں کو ہلاک کر کے اُن کی جگہ فرماں بردار مخلوق پیدا فرما دے۔ یہ کام اس کے لیے کچھ مشکل نہیں۔

قرآن مجید کے اسی مضمون کی وضاحت درج ذیل حدیث سے بھی ہو جاتی ہے:

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اُس کے جسے میں ہدایت دوں۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص بھوکا ہے سوائے اُس کے جسے میں کھانے کو دوں۔ اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص ننگا ہے سوائے اُس کے جسے میں لباس پہناؤں۔ اس لیے تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میری نہ تو مدد کر سکتے ہو، نہ مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو اور نہ مجھے نفع دے سکتے ہو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد کے انسان اور جن سب تم میں سے انتہائی پرہیزگار آدمی کے دل کی طرح بن جائیں پھر بھی میری بادشاہی میں اس سے کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد کے انسان اور جن سب ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر شخص کی مطلوبہ چیز اسے دے دوں، پھر بھی میرے خزانے میں اتنی کمی نہ آئے گی جتنی سمندر میں اُس سوئی سے آتی ہے جسے سمندر میں ڈال کر نکال لیا جائے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہوں۔ پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہٰذا جسے اچھے کاموں کی توفیق ملے اُسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور جو اپنے لیے برے اعمال پائے اسے صرف اپنے آپ پر ملامت کرنی چاہیے۔ [صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾

[الحجرات:13]

''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور خاندانوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

تفسیر:

اس آیت میں بھی عام انسانوں کو خطاب کر کے فرمایا گیا کہ وہ سب ایک مرد یعنی آدم علیہ السلام اور ایک عورت حضرت حوا کی اولاد ہیں۔ قوموں، قبیلوں، خاندانوں اور ذات برادریوں کی حیثیت صرف پہچان اور تعارف کی ہے فخر و غرور کی نہیں۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

انسانی مساوات:

اس آیت میں ہمیں سب سے پہلے انسانی مساوات کی تعلیم ملتی ہے۔ جب تمام انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں تو انسان ہونے کی حیثیت سے سب برابر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا:

''نہ کسی عربی کو عجمی پر، نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر، نہ کسی کالے کو گورے پر فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ کے۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے تھے۔'' [بخاری و مسلم]

یہی وجہ ہے کہ ایک اسلامی ریاست کے تمام شہری قانون کی نظر میں مساوی اور برابر ہوتے ہیں۔ معاشرتی زندگی میں بھی ان کے درمیان تقویٰ کے سوا کوئی اور معیارِ فضیلت نہیں۔ انسان کے لیے فخر اُس چیز میں ہوسکتا ہے جو اس نے خود محنت اور کوشش سے حاصل کی ہو جبکہ خاندان اور قبیلے میں اس چیز کا کوئی دخل نہیں۔

البتہ ایمان کی بنیاد پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اس حیثیت سے وہ آپس میں برابر ہیں۔

سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ﴾ [الحجرات:10]

''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ:

((اَلْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ))

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔''

نماز کی صف بندی میں بھی سب مسلمان برابر حیثیت رکھتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

حج کے موقع پر احرام کی حالت میں بھی سب مسلمان برابر نظر آتے ہیں۔

اسلامی تاریخ سے انسانی مساوات کے چند واقعات ملاحظہ ہوں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(i) عہد نبویؐ میں ایک عورت فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ اس کی معافی کی سفارش لے کر حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے اُن سے سختی کے ساتھ فرمایا:

''اے اُسامہؓ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ خبردار! ایسی غلطی نہ کرنا۔''

پھر حضورؐ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو مسجد میں جمع کریں۔ مسلمان جمع ہو گئے تو آپؐ نے اُن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''تم میں سے جو اُمتیں پہلے ہو گزرتی ہیں وہ اس لیے تباہ ہوئیں کہ وہ عوام کو قانون کے مطابق سزا دیتی تھیں اور خواص کو چھوڑ دیتی تھیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔'' [بخاری و مسلم]

(ii) خلافتِ راشدہ کے زمانے کا واقعہ ہے۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی عدالت میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مدعا علیہ کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ حضرت زیدؓ اُن کے احترام میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو یہ کہہ کر ٹوکا کہ:

''یہ تمہاری پہلی ناانصافی ہے۔''

پھر امیر المؤمنین کو اور مقدمے کے مدعی حضرت اُبی بن کعبؓ کو برابر بٹھایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھانے کے لیے کہا۔ اس پر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جو مقدمے کے مدعی تھے، یہ کہا کہ:

''امیر المؤمنین کو قسم سے معاف رکھا جائے۔''

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برہم ہو کر فرمایا:

''زیدؓ! جب تک تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمر رضی اللہ عنہ برابر نہ ہوں، تم قاضی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عہدے کے قابل نہیں ہو۔"

اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قسم کھانے کے لیے تیار ہو گئے تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ فوراً واپس لے لیا۔

(iii) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا ایک واقعہ ہے۔آپ ایک مدعی کی حیثیت سے زرہ کی چوری کے مقدمے میں قاضی شریح کی عدالت میں پیش ہوئے۔ مدعا علیہ ایک ذمی (یہودی یا عیسائی) تھا۔قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا:

"ابوتراب! اپنے فریق کے برابر بیٹھیے!"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قاضی کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔

اس پر قاضی شریح نے کہا: ابوتراب! شاید آپ کو میری ہدایت بری لگی ہے۔ اسلام کی قانونی اور عدالتی مساوات کا یہی تقاضا ہے کہ آپ اپنے فریق کے برابر بیٹھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

مجھے یہ چیز بری نہیں لگی کہ آپ نے مجھے مخالف فریق کے برابر بیٹھنے کی ہدایت کی۔ مجھے جو چیز ناگوار محسوس ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ نے مجھے کنیت سے خطاب کیا ہے نام سے نہیں۔ اس طرح آپ نے میرے مخالف فریق کے مقابلے میں میرا احترام کیا ہے۔ یہ چیز میرے مخالف فریق کے ساتھ ناانصافی ہے۔"

2۔تقویٰ کی فضیلت:

اسلام میں فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ مال و دولت، حسن و جمال، خاندان و قبیلہ، ان میں سے کوئی چیز فضیلت و عزت کا معیار نہیں۔

حضورؐ کی حدیث ہے کہ:

"سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تمہارے اوپر ایک چھوٹے سر والے حبشی غلام کو امیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کر دیا جائے۔ جب تک وہ تمہارے اندر اللہ کی کتاب کو قائم کرے۔"

[صحیح بخاری عن انسؓ]

آیت کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر بات کو جانتا اور ہر معاملے سے باخبر ہے۔ اس لیے تمہارے اعمال اُس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ تمہارے ہر عمل کی جزا و سزا دے گا۔ لہٰذا تمہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔

مذکورہ آیت کے مضامین کو قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں بھی بیان کیا گیا ہے:

1۔ ﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ﴾ [النساء:1]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اُسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بہت بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی۔"

2۔ ﴿ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ﴾ [الزمر:6]

"اُسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر اُسی سے اِس کا جوڑا بنایا۔"

3۔ ﴿ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ﴾

[الاعراف:189]

"وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔توحید اور انسان

﴿ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِo الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَo فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَo ﴾ [الانفطار:6تا8]

''اے انسان! تجھے رب کریم سے کس چیز نے بہکا دیا؟ جب کہ اسی رب نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کر کے بنایا، تیرے جوڑ جوڑ مناسب انداز سے بنائے اور جس صورت میں چاہا جوڑ دیا۔''

تفسیر:

ان آیات میں انسان کو خطاب کر کے اس کی غفلت پر اُسے جھنجھوڑا گیا ہے کہ وہ کیوں اپنے رب کریم کا بندہ بن کر نہیں رہتا۔ وہ کیوں اس کی بندگی اور اطاعت نہیں کرتا۔ اللہ سے بڑھ کر اور کون ہے جس کی خاطر اللہ کو چھوڑ دیا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہر انسان پر اتنے احسانات ہیں کہ وہ ساری عمر اُن کا شکر ادا کر کے اُس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ وہ اس کا خالق ہے۔ پرورش کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کو بہترین شکل وصورت عطا فرمائی ہے۔ دل و دماغ اور عقل وحواس دیے ہیں۔ کھانے پینے کی ہزاروں نعمتیں دی ہیں۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کا شکر گزار اور عبادت گزار بندہ بن کر رہے۔

اسی مضمون کی چند مزید آیات یہ ہیں:

1۔ ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍo ﴾ [التين:4]

''ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا۔''

2۔ ﴿ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِo وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِo وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِo ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[البلد: 8 تا 10]

''کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے، اور ہم نے اُسے نیکی اور بدی کے دونوں راستے نہیں دکھائے؟''

3۔ ﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون: 12 تا 14]

''اور ہم نے انسان کو مٹی کے سَت سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے پانی کی ایک بوند کی شکل میں اسے ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھا۔ پھر اس بوند کو ایک جنین کی شکل دی۔ پھر جنین کو گوشت کا لوتھڑا بنایا۔ پھر اس لوتھڑے کے اندر ہڈیاں پیدا کیں۔ پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے اُسے ایک نئی صورت میں بنا کھڑا کیا۔ اللہ کتنا برکت والا اور بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

4۔ ﴿ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ [المؤمنون: 78]

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔''

5۔ ﴿ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ [الملك: 23]

''آپ کہہ دیجیے! وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان، آنکھ اور دل بنائے مگر تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔''

6۔ ﴿ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾

[النحل:78]

''اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا۔ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اُسی نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر کرو۔''

7۔ ﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ﴾ [بنی اسرائیل:70]

''اور ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عزت دی۔''

ان آیات کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ایک موقع پر اپنے ہفت روزہ اخبار ''الہلال'' میں لکھا تھا کہ:

''تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کون سی برائی کی تھی کہ تم نے اُسے چھوڑ دیا اور اُسے چھوڑ کر وہ کون سی دولت ونعمت ہے جو تمہیں ہاتھ آ گئی؟ خدا سے بڑھ کر وہ اور کون حسین ہے جس کے حسن نے تم کو خدا سے چھین لیا، اور اس سے بڑھ کر کس کے پاس محبت اور پیار ہے جس کی زنجیریں تمہارے پاؤں میں پڑ گئیں؟ تم غیروں کے پاس جاتے ہو تاکہ ٹھوکریں کھاؤ، پر خدا کے پاس نہیں دوڑتے تاکہ وہ تمہیں پیار کرے؟ اگر محبت کے بھوکے ہو تو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے بڑھ کو کون ہے جس کے عشق میں اسے چھوڑ رہے ہو؟ اگر تم رزق کے بھوکے ہو تو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے بڑھ کر اور کون ہے جس کے خزانوں کے لالچ نے تم کو متوالا کر دیا ہے؟ اگر تم اپنی محنت کی مزدوری مانگتے ہو تو مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے بڑھ کر کون مل گیا ہے جو تمہیں بدلہ دے گا؟......
پھر کیا تم بالکل اس سے بے نیاز ہو گئے ہو اور اب تمہیں خدا کے آگے جھکنے کی ضرورت نہیں رہی؟ کیا تم کبھی بیمار نہ پڑو گے جبکہ طبیب مایوسی کا پیغام دے گا اور عزیز واقربا دیکھ دیکھ کر نا اُمیدی سے رو دیں گے، اور کیا اُس وقت تمہیں خدا کو پکارنے اور ہر طرف سے مایوس ہو کر اُسی سے راحت اور سُکھ مانگنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہ ہوگی؟......

اگر تم کو آنکھیں دی گئی تھیں تو اسی لیے تاکہ تم اس کو دیکھو، اگر تم کو دل دیا گیا تھا تو اسی لیے تاکہ صرف اُسی کو پیار کرو، اگر تم کو آنسو دیے گئے تھے تو اسی لیے تاکہ صرف اسی کی یاد میں بہاؤ، اور اگر تمہاری پیشانی بلند کی گئی تھی تو صرف اسی لیے تاکہ اُسی کے آگے جھکاؤ۔

پر آہ! تمہاری زبانیں اس کی حمد کے زمزموں سے محروم ہوگئیں، تمہارے دل اس کی محبت نہ ہونے سے اُجڑ گئے، تمہاری روحوں میں اس کی چاہت کی جگہ غیروں کی چاہتیں بھر گئیں، تمہارے قدم اس کی طرف بڑھنے سے بوجھل ہو گئے، اور تمہاری مسجدیں تڑپ رہی ہیں کہ راست بازی کی تڑپتی ہوئی اور مضطرب نمازیں ان کو نصیب ہوں، مگر حیوانوں اور چارپایوں کے کھڑے رہنے اور اوندھے ہو جانے کے سوا وہاں کچھ اور نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمہارا خدا تمہارے کھڑے رہنے اور اوندھے گر پڑنے کا بھوکا نہیں، اور اگر صرف پاؤں پر کھڑا رہنا ہی عبادت ہوتا تو جنگلوں کے درختوں سے زیادہ تم کھڑے نہیں رہ سکتے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ آخرت میں جزاوسزا

﴿ يَآ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ○ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ○ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا○ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا○ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ○ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ○ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ○ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ○ بَلٰى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا○ ﴾ [الانشقاق:6 تا 15]

"اے انسان! تو تکلیفیں اُٹھا کر اپنے رب کی طرف جارہا ہے اور آخرت میں اُسی سے ملنے والا ہے۔ وہاں جس کسی کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس کا حساب ہلکا ہوگا۔ وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش خوش آئے گا۔ اور جس کا اعمال نامہ اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ موت کو پکارے گا۔ اور اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ کیونکہ وہ دنیا میں اپنے لوگوں میں مگن رہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مرنے کے بعد اسے کسی کے سامنے پیش نہیں ہونا۔ حالاں کہ اُس کا رب اُس کے برے اعمال دیکھ رہا تھا۔"

تفسیر:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو خطاب کیا ہے اور اُسے اُس کے انجام سے آگاہ فرمایا ہے۔

ہر انسان کو ایک نہ ایک دن مرجانا ہے اور اپنے اعمال کی جزاوسزا کے لیے اللہ تعالیٰ کے رُوبرو پیش ہونا ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ نے بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ ایک مقصد کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاريات:56]

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ انسان کو بے مقصد نہیں پیدا کیا گیا:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

[المؤمنون:115]

''کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔''

یہ دنیا انسان کے لیے ایک آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾

[الملك:2]

''اُسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے۔''

انسان دنیا میں پیدا ہوتا ہے، پھر بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرتا ہوا ایک دن موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ کبھی بڑھاپے سے پہلے بھی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پھر آگے قبر اور برزخ کی زندگی ہے۔ اس کے بعد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال کی جزا و سزا کا سامنا ہے۔

آج انسان کے اچھے اور برے اعمال کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔ اُس کی ایک ایک حرکت کی ویڈیو (Vidio) بن رہی ہے۔ اس کا یہی اعمال نامہ ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا جہاں اُس کی نیکیاں اور برائیاں ایک میزان میں تولی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گی۔ پھر جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں عیش کی زندگی گزارے گا۔ جس کی برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ دوزخ کا عذاب بھگتے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ٥ وَ أَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ٥ وَمَآ أَدْرٰكَ مَاهِيَهْ ٥ نَارٌ حَامِيَةٌ ٥ ﴾

[القارعہ: 6 تا 11]

”پھر جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ من مانے عیش میں ہوگا۔ اور جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا، تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کیا چیز ہے؟ وہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ ہے۔“

اگر جزا و سزا کا قانون نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا عادل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اگر عادل ہے اور وہ یقیناً عادل ہے تو پھر آخرت کی جزا و سزا کا ہونا لازمی ہے۔

اس کے علاوہ نیکی اور بدی کا، اچھائی اور برائی کا، ایمان اور کفر کا، ظلم اور انصاف کا فرق و امتیاز بھی جزا و سزا کے تصور کے بغیر ناقص اور ادھورا ہے۔

اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے:

﴿ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ٥ ﴾ [صٓ: 28]

”کیا ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیا، اُن کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں، یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے۔“

آخرت میں جزا و سزا کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔

قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ اسی عقیدے کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس سے اس کی اہمیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

آخرت کی جزا وسزا کے بارے میں چند آیات درج کی جاتی ہیں:

1۔ ﴿ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ ﴾ [آل عمران:30]

''جس دن ہر جان اپنی کی ہوئی نیکی اور برائی کو اپنے سامنے موجود پائے گی۔''

2۔ ﴿ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ﴾ [بنی اسرائیل:13]

''اور ہم نے ہر انسان کی قسمت اُس کے گلے میں باندھ دی ہے، اور پھر قیامت کے دن اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا پائے گا۔''

3۔ ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴾ [البلد:4]

''ہم نے انسان کو محنت ومشقت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

4۔ ﴿ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ○ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ○ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۢ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○ ﴾

[الحاقه:18 تا 29]

''اس دن تم پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔ پھر جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ خوش ہو کر دوسروں سے کہے گا، لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میرا حساب پیش آنے والا ہے۔ پھر وہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ عیش میں ہوگا۔ اُونچے باغ میں، جس کے پھل اور میوے قریب ہی جھکے ہوئے ہوں گے۔ (اُن سے کہا جائے گا کہ) کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ، ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے دنوں میں کیے تھے۔ اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا، اور مجھے خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش! پہلی موت میرا خاتمہ کر دیتی۔ میرا مال میرے کام نہ آیا۔ میری بادشاہی ختم ہوگئی۔''

5۔ ﴿ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا۝ ﴾ [الكهف:49]

''اور اعمال نامے سامنے رکھ دیے جائیں گے۔ اس وقت تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے اعمال نامے کی جوابدہی سے ڈرتے ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے افسوس! اس اعمال نامے میں ہمارا ہر چھوٹا بڑا گناہ لکھا ہوا ہے۔ غرض جو کچھ اُنہوں نے دنیا میں کیا ہوگا اُسے وہ اپنے سامنے موجود پائیں گے۔ اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔''

6۔ ﴿ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۝ ﴾

[الزلزال:6 تا 8]

''اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ اُنہیں اُن کے اعمال نامے دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارے کی دیگر اہم کتب

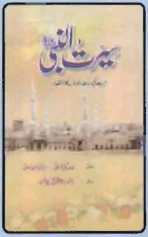

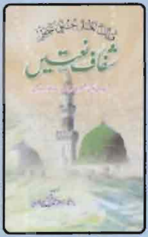

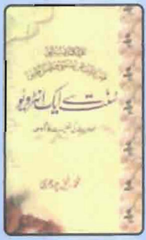

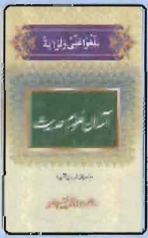

مکتبہ قرآنیات ○ لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور